یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن مطبع روز بازار امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا

قیمت اخبار و رسالہ قانونی معہ محصولڈاک ..... عہ ر
قیمت صرف اخبار ،، ،، ..... ے ر
،، ،، طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ے ر
قیمت صرف رسالہ قانونی ،، ،، ..... للعہ ر

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا اور چندہ ختم ہونے پر باضابطہ اطلاع کے بعد اخبار بند کر دیا جائے گا۔ نمونہ کا پرچہ ایک آنہ کا ٹکٹ آنے پر بہیجا جاتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی اعلےٰ درجہ کے مضامین کا معقول معاوضہ دیا جاوے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بہیجا جائے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۵ | امرتسر۔ مورخہ ۳ مئی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۳ مئی ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

قحط اور سر چارلس ایلیٹ

ہندوستان کے موجودہ بلاخیز اور تباہی بخش قحط پر ہندوستان کے انگریزی و اردو اخبارات کے علاوہ اکثر اینگلو انڈین حضرات نے بھی طبع آزمائیان کی ہین۔ مگر اسبارہ مین بنگال کے سابق لفٹنٹ گورنر سر چارلس ایلیٹ نے ۱۱ مارچ گذشتہ کو لنڈن کی سوسائیٹی آف آرٹس (انجمن فنون) کے روبرو جو لکچر پڑہا ہے وہ فی الجملہ بہت کچہہ قابل تعریف ہے۔ صاحب موصوف پچہلے قحط مین میسور کے کمشنر قحط اور قحط کمیشن کے سکرٹری بھی رہچکے ہین۔ اور ان عہدون کی وجہ سے انکو مسئلہ قحط پر کافی غور کرنیکے لئے معقول موقعے مل چکے ہین سر چارلس ایلیٹ نے اپنی بسیط لکچر کو ان تین حصون مین تقسیم کیا ہے۔ قحط سے حفاظت۔ انسداد قحط۔ اور امداد قحط زدگان۔ واقعی قحط کے نمودار ہوجانے پر گورنمنٹ کی امدادی تدابیر کی صاحب ممدوح نے حمایت کرکے اوسکے حسن انتظام کی تعریف کی ہے۔ مگر قحط زدگان کی جو امداد کی گئی ہے وہ اب کسی سے پوشیدہ نہین رہگئی۔ تمام ملک اسکو اچہی طرح سے محسوس کر رہا ہے۔ گورنمنٹ کے انتظام قحط کے کل کی عمدگی کی شہادت ممالک متوسط کے ہزارون بلکہ لاکہون مردون کی بوسیدہ ہڈیان اور خشک چمڑے جنکی روحین اس کل کی قربانی یا قحط کی بہینٹ ہوگئین زبان حال سے دے رہی ہین اور کروڑون فاقہ کشون کے دل سے منتظمان ہند کی جانون کے لئے جنکی مہربانی اور نظر عنایت سے معدودے چند بنئے ابنائے ملک کا خون پوری آزادی اور سنگدلی سے چوس رہے ہین دن رات دعائین نکل رہی ہین اسلئے سر چارلس کے لکچر کے تعریفانہ حصہ کو جنہون نے شاید مسٹر گوڈرج سابق کمشنر ممالک متوسط کی رقت انگیز تحریرون کو مطالعہ نہین فرمایا خارج از بحث رکہکر ہم اونکی تحریر کے اس حصہ کو لیتے ہین۔

جس مین گورنمنٹ کو آیندہ کے لئے عمدہ اور مفید مشورہ دیا گیا ہے۔ صاحب موصوف لکہتے ہین کہ ملک کو آبپاشی کے تین ذریعون۔ (نہر۔ چاہات اور تالابون) اور ریلوے سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔ نہری آبپاشی کی کامیابی کے لئے تین شرطین لازمی ہین۔ (۱) جس دریا سے پانی لینا مطلوب ہے اس مین پانی کا ذخیرہ کافی اور مدامی ہو۔ (۲) جن علاقون کی آبپاشی کی جائے وہ ایسے ہون کہ پانی کے جمع ہونے سے دلدل نہ ہوجائین جس سے قحط کے عوض وہ وبائی بخار کی معدن بن جائین۔ (۳) اون علاقون مین پانی ایسے خرچ پر پہونچایا جاسکے کہ مناسب شرح آبیانہ سے سرمایہ صرف شدہ پر معقول فایدہ حاصل ہوجائے۔

نہری آبپاشی کی یہ لازمی شرائط بیان کرنیکے بعد سر چارلس ہندوستان کے کل صوبون مین پنجاب اور سندہ کی نسبت ارشاد فرماتے ہین کہ یہ دونون ان تینون شرطون کو باکمل وجوہ پورا کرتے ہین۔ انکے دریاؤن مین جو پہاڑون سے آتے ہین پانی کا ذخیرہ کافی اور مدامی ہے زمین (ماسوائے وادی جمنا) خشک ہے۔ جو خشک ہونیکی صورت مین بالکل ناکارہ۔ اور تر ہوجانیکی صورت مین نہایت زرخیز ہے جس سے پانی بہم پہنچانے کا صرف بڑی آسانی سے وصول ہوسکتا ہے۔ اور آب و ہوا ایسی خشک اور بارش اسقدر کم ہوتی ہے کہ یہان کی زمینون کے دلدل ہوجانیکا کوئی اندیشہ نہین۔ پنجاب مین نہری آبپاشی کا نہ فقط رعایا بلکہ گورنمنٹ کے لئے بہی از حد مفید ہونیکا اس سے بڑہکر کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ سرکار کو ۹۵ء مین سرمایہ خرچ کردہ کے سود کے علاوہ اڑہائی کروڑ روپیہ زاید منافع ہوا۔ سندہ کا علاقہ ریگستانی اور موسم بالکل خشک ہے مگر دریا مین اتنا وافر پانی ہے کہ اگر ایک کو دوسرے سے سیراب کیا جاوے تو سندہ کے ریگستان لہلہاتے باغ بن جاتے ہین۔ چاہات سر چارلس کی رائے مین ملک کے صرف دسوین حصہ کے لئے کارآمد ہوسکتے ہین باقی ۹/۱۰ حصہ کے لئے وہ نہر کو نہایت ضروری تصور کرتے ہین۔ تالابون کے کہدوانے پر اونکو یہ اعتراض ہے کہ جس موسم مین زمیندارون کو احتیاج نہین ہوتی اوسوقت تو ان مین بارش کا کافی پانی موجود ہوتا ہے اور جب زمیندارون کو ضرورت ہوتی ہے اس وقت تک یہ خشک ہوجاتی ہین۔ سر چارلس کا یہ خیال بیشک بہت کچہہ درست ہے۔ لیکن اگر خشک علاقون مین تالاب بکثرت موجود ہون تو بارش سے ایک دفعہ پر ہوجانے کی صورت مین وہ خریف کی فصلون کو سیراب کرنیمین کارآمد ہوسکتے ہین۔ ہان جب مطلقاً ہی بارش نہو اوس وقت وہ کسی مصرف کے ثابت نہین ہوسکتے۔

اس وقت ہندوستان کے ۱۸ کروڑ ایکڑ مزروعہ رقبہ مین سے صرف دو کروڑ نو لاکھ ایکڑ خشک سالی سے محفوظ ہین جنکی پیداوار دو کروڑ ٹن غلہ ہے جو ہند کی نصف آبادی کے لئے کافی ہے۔

ریلون کی نسبت سر چارلس نے ارشاد فرمایا کہ انکا کام غلہ کو تمام ملک مین یکسان تقسیم کر دینے کا ہے جس سے ایک جگہہ کا قحط تمام ملک مین گرانی نرخ سے متبدل ہو جاتا ہے۔ سر چارلس ریلوے کی اس خدمت کو بھی رعایا کی جان بچانے مین بہت موید خیال کرتے ہین۔ مگر اکثر ہمدردان بنی نوع انسان کئی لاکھہ جانون کو نیم فاقہ کی حالت مین ڈالکر چند ہزار جانون کو موت کی مصیبت سے چھڑانیکو قحط کا انسداد یا ہمدردانہ پالیسی نہین کہین گے۔ خیر اب سر چارلس ایلیٹ کی لکچر کے ضروری حصص کے بیان کرنے کے بعد مفصل بحث پھر کی جائے گی۔

صاحب موصوف انسداد قحط کے فنڈ کے مدعا کی توضیح کرنیکے بعد معترضین کی اس طرح تشفی کرنیکی کوشش کرتے ہین کہ جس طرح کا فنڈ عام لوگ سمجھتے ہین ویسا کبھی وجود مین نہین آیا۔ فنڈ کا عام مفہوم یہ ہے کہ کسی ضرورت کے لئے کچھہ نقد روپیہ صندوق مین بند کر رکھا جائے۔ لیکن گورنمنٹ نے کوئی روپیہ اس طرح یکجا جمع کر رکھنے کا کبھی ارادہ نہین کیا۔ اوسکا مدعا یہ تھا کہ مصائب قحط کی تخفیف پر کسی نہ کسی طرح خرچ کئے جانیکے لئے ہر سال آمدنی و خرچ کا اس طرح موازنہ کیا جائے کہ ڈیڑھ کروڑ روپیہ فاضلہ بچے۔ پس اسی مدعا کے لئے ہندوستان کے بجٹ مین ۱۸۹۴ء تک ہر سال ڈیڑھ کروڑ اور اوسکے بعد ایک کروڑ روپیہ سالانہ فاضلہ دکھایا جاتا رہا۔ ۱۸۸۱ء سے لیکر اس مد مین ۱۸ کروڑ روپیہ پس انداز کئے گئے جن مین سے ۱۱ کروڑ روپیہ حفاظتی ریلون اور تقریباً دو کروڑ روپیہ نہرون پر خرچ کئے گئے۔ پانچ کروڑ روپیہ قرضہ مین دیا گیا اور باقی امداد قحط زدگان پر خرچ ہوا۔

موجودہ قحط مین یہ حفاظتی ریلین ایسی ناکارآمد پائی گئی ہین کہ تمام منصف مزاج انگریزی اخبارات اور مدبر اب اس امر کو تسلیم کرتے ہین کہ فنڈ مذکور کا بہت ہی تھوڑا حصہ نہرون پر خرچ کیا گیا ہے۔

ناظرین کو مندرجہ بالا اقتباسات سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ جس امر کو ایک سال سے زیادہ ہوا وکیل نے ملک کی واقعی بہتری کے لئے نہایت ضروری سمجھکر گورنمنٹ کو اوسکی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی تھی اور جسپر وہ اب تک اصرار کرتا رہکر دیگر دیسی ہمعصرون سے بھی گورنمنٹ کیخدمت مین یہی استدعا کرنے کی التجا کرتا رہا ہے۔ اب تمام سمجھدارون اور ملک کے اصلی خیرخواہون نے اوسکی اہمیت اور ضرورت کو محسوس کر لیا ہے۔ اور اکثر مقتدر اینگلو انڈین اخبارات نے بھی جنکی تحریرون کو ہم وقتاً فوقتاً درج کرتے رہے ہین گورنمنٹ پر یہ ضرورت واضح کرتے رہنے سے دریغ نہین کیا۔ مگر گورنمنٹ کی غفلت پژوہی کی شکایت کرنیسے پہلے جو اس ضرورت کو فی الحقیقت ان تمام صلاحکارون سے زیادہ اچھی طرح جانتی ہے ہم اپنے دیسی ہمعصرون کی خودغرضیون اور ضروریات ملک سے ناواقف محض ہونیکا گلہ کرنے سے باز نہین رہ سکتے۔ دور کیون جائیے یہی ہمارا بہادر مہاشا ٹریبیون جو زبانی تو کل ملک کی خیرخواہی کا دعوے کرتا ہے مگر جہان تک ہمین یاد پڑتا ہے اوسکے کالمون مین کبھی ایک سطر بھی اوس فرقہ کی ضروریات کے متعلق جو ملک کی آبادی کا ۹/۱۰ حصہ اور اوسکی ریڑھکی ہڈی ہے لکھی جاتی نہین دیکھی۔ اور وہ لکھے بھی کسطرح جب خود اوسکے سرپرستون نے بھی ان غریب زمیندارون کا خون جگر پینے پر کمر کس رکھی ہو۔

مگر خدا کا شکر ہے کہ یہان کی اخباری دنیا خالص خیرخواہان ملک کے وجود سے خالی نہین۔ اور جب ہم اس بے نظیر مستثنی کو اپنا قومی انگریزی ہمعصر یعنے **پنجاب آبزرور** پاتے ہین تو ہماری خوشی کا کوئی حد و حساب نہین رہجاتا۔ آنریبل نواب امیر الدین صاحب والی لوہارو کی یادداشت متعلقہ مباحثہ بجٹ پر تقریباً تمام انگریزی اخبارات نے رائے زنی کی ہے۔ ہندو اخبارات کی رائے زنی تو نواب موصوف کو گالیان دینے اور برا بھلا کہنے پر بس ہوتی ہے۔ اور اینگلو انڈین اخبارات مین اونکے سراہنے پر لیکن ہمارے اس ہونہار اور لایق ہمعصر نے جو صرف قومی آرگن ہی نہین بلکہ ملک کا بہی سچا خواہ اور گورنمنٹ کے حضور اوسکا محبوب مگر بیغرض اور بہادر ایڈوکیٹ ہے۔ نواب موصوف کی یادداشت کے قابل تعریف فقرات کی تائید کرنیکے ساتھہ ہی اونکی بعض آرا سے نہایت معقولیت کے ساتھہ اختلاف ظاہر کیا ہے۔

چنانچہ نواب صاحب نے توسیع ریلوے کی پالیسی کی جو حمایت کی تھی اوس سے وہ مندرجہ ذیل الفاظ مین اختلاف رائے کرتا ہے:-

"توسیع ریلوے سے گورنمنٹ کو فائدہ پہونچنے کی توقعون یا اوسکے تہذیب پھیلانے والے اثرون سے کوئی شخص انکار نہین کر سکتا۔ لیکن اوسے غالباً قحط کے برخلاف **بہترین حفاظت** نہین کہا جا سکتا زیادہ سے زیادہ وہ ایک عارضی حفاظت یا قحط کو تمام ملک پر منقسم کر دینے سے اوسکو کم اثر کر دینے اور صرف ایک ہی حصہ کو قحط کا شکار نہ ہونے دینے کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔ مگر نواب صاحب قحط کے برخلاف حفاظت کا اس سے زیادہ مدامی وسیلہ جس سے غالباً گورنمنٹ کو بھی کچھہ کم فائدہ نہین گورنمنٹ کی خدمت مین پیش کر سکتے تھے۔ ہمارا مطلب **توسیع انہار** سے ہے۔ اس مین شک نہین کہ اس بارہ مین بھی گورنمنٹ کچھہ نہ کچھہ کر رہی ہے۔ مگر ایسے مہیب قحط کی موجودگی مین گورنمنٹ کو دونون تدابیر کے نسبتی فوایدپر غور کرنا اور موجودہ حالات جسکی زیادہ متقاضی ہین اوسے اختیار کرنا بہت ضروری ہے۔ اون علاقون تک نہر کا پانی پہونچا دینے سے جو ابتک خشک ہین نہ صرف وہ علاقے قحط کے خطرات سے محفوظ ہو جائینگے۔ بلکہ ضرورت کے وقت وہ گودام کا کام دین گے۔ اس کے ساتھہ ہی گورنمنٹ کو بھی کچھہ کم مالی فائدہ نہین ہوگا۔ اور علاوہ برین ایسا کرنے سے زراعت پیشہ گورنمنٹ کے ازحد ممنون ہونگے کہ وہ خاص اونکی بہتری اور مفاد کے کام کر رہی ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ اس وقت پیش نہاد ہے۔ ہم یہ افسوس ظاہر کئے بغیر نہین رہ سکتے کہ ضلع گوجرانوالہ کے حلقہ بار کے زمیندارون نے عرصہ ہوا جو ایک نہایت ضروری میموریل پنجاب گورنمنٹ کی خدمت مین ارسال کر کے درخواست کی تھی کہ نہر چناب سے شاخ نکالکر اونکے دیہات کو سیراب کیا جائے۔ اوسپر معلوم ہوتا ہے کہ صرف اس ضابطہ کی وجہ سے کہ حکام ماتحت نے اپنی رائے لکھکر اوسکو ابھی گورنمنٹ مین نہین بھیجا اب تک کوئی غور نہین کیا گیا۔ اگر حکام ضلع ایسی اہم معاملات پر ہی جنپر ایک خاص علاقہ کے باشندون کی زندگی و موت منحصر ہو سستی اور غفلت کرین تو گورنمنٹ کو مناسب ہے کہ وہ خود اون حکام کی رائے طلب کر کے معاملہ کا تصفیہ کرے۔"

ہمارے ناظرین کو ہمعصر موصوف کی عبارت پڑھنے سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ وہ کس میموریل کیطرف اشارہ کر رہے ہین۔ ۵ اکتوبر کے پرچہ مین ہم اوسکا مفصل ذکر کر چکے ہین۔ یہ میموریل ۱۸ اگست کو سابق لفٹنٹ گورنر کی خدمت مین روانہ کیا گیا تھا۔ جس علاقہ کے زمیندارون نے یہ عرضداشت روانہ کی تھی خشک سالی نے اونکی کامل بربادی مین کوئی کسر باقی نہین چھوڑی۔ اور اونکی یہ کیفیت ادنی حکام سے لیکر صوبہ کے حکمران تک سے پوشیدہ نہین تھی۔ مگر باوجود جمیع وسایل آبپاشی کی موجودگی کے زمیندارون کی عرضداشت کا قبول کیا جانا تو درکنار۔ اس مصیبت و تباہی کے زمانہ مین بھی جبکہ چارون طرف سے حکام کی زبانی یہی سننے مین آرہا ہے کہ وہ رعایا کی تکالیف کی تخفیف اور اونکی ڈوبتی ناؤ کو کنارہ عافیت تک پہونچانیکے لئے حتی الامکان ہاتھہ پاؤن مار رہے ہین۔ اوسپر غور تک نہ ہونا جس ہمدردی اور دستگیری کا پتہ دے رہا ہے ہم اوسکی زیادہ تشریح کرنا مناسب نہین سمجھتے۔ نہر کے متعلق گورنمنٹ کی پالیسی کو ۱۷ فروری ۱۸۹۶ء اور ۱۶ نومبر ۱۸۹۶ء کے پرچون مین ہم بالتفصیل ظاہر کر چکے ہین اون تحریرون پر اب اس قدر ایزاد کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت ہم نے وہ رائے مشاہدہ سے قائم کی تھی۔ مگر اب پنجاب گورنمنٹ کے نیم سرکاری اخبار سول ملٹری گزٹ کی تحریر سے جو اوس نے اوس میموریل کی نسبت ۱۵ اپریل کے پرچہ مین لکھی ہے اوس رائے کی کامل تصدیق ہو گئی ہے۔ سول اپنے بڑے بھائی پاؤنیر کی طرح اصولاً ہماری تحریرون کی ایک سے زیادہ دفعہ تائید کر چکا ہے۔ بلکہ اس تحریر سے ایک دن پہلے ۱۴ اپریل کے پرچہ مین وہ پنجاب مین توسیع انہار کو نہایت ضروری بتاتا ہے۔ مگر اس خاص معاملہ مین گورنمنٹ کا مشیر ہونیکی وجہ سے گورنمنٹ کی اُس پالیسی سے مجبور ہو کر جس کو وہ امپیریل پالیسی کے نام سے موسوم کرتا ہے۔ اور جسے ۱۶ نومبر کے وکیل مین بااین الفاظ ظاہر کیا گیا تھا "نہری آبپاشی کے یہ بیش بہا فوایدایسی نہین جو ہماری مہربان گورنمنٹ کو جو ہمیشہ اپنی مالی فوایدکو سب باتون پر مقدم سمجھتی ہے خودغرض نہ بنا دینگے۔ پہلے جو تھوڑی بہت نہرین تیار کی جاتی تھین

ان مین زیادہ تر مالکان اراضی اور زمیندارون کی بہبودی کا خیال رکہا جاتا تہا۔ مگر رفتہ رفتہ گورنمنٹ کو اونکی خوشحالی دیکہکر یہ خیال پیدا ہو گیا کہ خود سرکار بہی تو بہت بڑی زمیندار ہی اور رقبہ کثیر کی براہ راست مالک ہے۔ زمیندار و رعایا پڑین چولہے مین۔ آؤ پہلے اپنی اراضیات کو سیراب کرنیکے لئے نہرین بنائین الخ" وہ زمیندارون کو اُلٹی سیدہی سُنا کر ایک طرح سے اونکو اپنے مدعا مین غالباً ناکامیاب رہنے کی خوش خبری سناتا ہے۔ مگر چونکہ ابہی خود گورنمنٹ نے کوئی فیصلہ نہین کیا اور اوسکا مشیر بھی یہ امید دلاتا ہے کہ گورنمنٹ اسپر کافی غور کرے گی۔ اسلئے قبل از وقت درخواست کی منظوری یا نامنظوری کی بحث چہیڑنا مناسب نہین۔ مگر جس سوفسطایانہ پیرایہ مین دور از کار اور صریح غلط دلایل سے ان ریمارکس کا لکہنے والا جو ظن غالب ہے کہ خود اڈیٹر صاحب نہین۔ بلکہ کوئی ایسا شخص ہے جسکو زمینداری معاملات سے واقف ہونے پر بزعم خود بڑا گہمنڈ ہے زمیندارون کی نہایت مضبوط دلائل سے گریز کر کے اونکو بہلانا چاہتا ہے۔ وہ اوسکی ہنرمندی اور لیاقت کو اچہی طرح سے ظاہر کر رہے ہین۔ اور اوسکی واقفیت اسی سے ظاہر ہو رہی ہے کہ درخواست تو بار (یعنی دوآبہ کے وسطی سطح) کے علاقہ کے زمیندار کر رہے ہین اور وہ علاقہ کہادر (دریاء چناب کا متصلہ علاقہ) کی کیفیت بیان کر رہا ہے بوجہ قلت گنجائش ہم اوسکی تحریر کا مفصل جواب دینے سے معذور ہین۔ اگر ممکن ہوا تو کسی آیندہ ہفتہ مین اونکی دلیلون کا بطلان بالوضاحت ظاہر کر دیا جاوے گا۔ +

ہندوستان مین ۱۸۸۱ء کی مردم شماری مین ایک لاکہہ ۳۲ ہزار جذامی پائے گئے تہے۔ جن مین سے ۹۹ ہزار مرد تہے۔ مگر عورتون اور مردون کی تعداد مین اس قدر اختلاف عظیم ہونے سے نتیجہ نکالا گیا ہے کہ جذامیون کا شمار درست نہین ہوا۔ عورتین اس سے زیادہ بیمار ہین۔ ۱۸۸۸ء مین گورنمنٹ ہند نے جذامیون کو ملک کی صحت کے لئے عام خطرہ کا موجب سمجہکر اونکو علیحدہ رکہنے کے لئے قانون نافذ کرنا چاہا۔ لیکن ایک تو لوکل گورنمنٹون کی رائین ایک دوسرے سے بہت مختلف تہین۔ دوسرے انگلستان کی کمیٹی نگہداشت جذامیان نے مرض جذام کے اسباب و خطرات کی تحقیقات کے لئے جو کمیشن ہندوستان کو روانہ کی اوس نے رپورٹ کی کہ یہ مرض موروثی نہین۔ اور کسی خاص غذا سے پیدا نہین ہوتی۔ بلکہ بعض اسباب و شرائط کے ملاپ سے جنکا باہمی تعلق بخوبی معلوم نہین پیدا ہوتی ہے۔ ٹیکہ لینے سے یہ مرض پہیل سکتا ہے۔ مگر کثرت کے ساتھ نہین۔ جذامیون کا بلا قید تندرست آدمیون مین چلتے پہرتے رہنا صحت عامہ کے لئے مضر نہین۔ تاہم جذامیون کو اکل و شرب کی اشیاء بیچنے اور بعض خاص خاص پیشے کرنیسے روکنا مناسب ہے۔ ان دونون وجوہات کی بنا پر گورنمنٹ نے قانون وضع کرنے کا ارادہ فسخ کر دیا۔ اور اب ۱۸۹۵ء مین جذامیون کے معاملہ مین دخل نہ دینے کا قطعی فیصلہ کر دیا ہے۔ ہندوستان کے ڈاکٹر گورنمنٹ کے اس فیصلہ پر خوش نہین۔ اور انگلستان کے کمشنرون کی رائے کو غلط قرار دیتے ہین۔ +

یونان کی شکست اور اُسپر ایک انگریزی اخبار کا نوحہ

جنگ روم و یونان کے چہڑنے سے پہلے ہی جیسا کہ ہم ترکون کے مفصل اور سچے حالات ہدیہ ناظرین کر چکے تہے۔ اُن سے بخوبی واضح تہا کہ یونان ترکون کے سامنے مطلق کچہہ حقیقت نہین رکہتا۔ اور جو پالیسی ہم نے اس شجاع قوم عثمانی کی ظاہر کی تہی اس سے بہی ثابت تہا کہ حضرت امیر المومنین اپنی طاقت بہت کچہہ دبائے رکہنا چاہتے ہین۔ اور اسی باعث انہون نے متواتر یونان کی حماقت پر دول یوروپ کو لکہا کہ اسکو سمجہا دو۔ مگر حمایتی کی گدہی نے عراقی کو لات مارنے کی جرأت کر ہی دی۔ اور باوجود اسکے کہ ترکون نے دول یورپ کی درخواست پر اس شوریدہ سر قوم کی پہلی خطا معاف کر دی تہی اور اسوقت عام حملہ کا حکم نہ دیا تہا جب کہ یونان کی باقاعدہ سپاہ باغیون کے ساتہہ ملکر ترکی سرحد عبور کر آئی تہی اور صرف اسی پر اکتفا کیا تہا کہ عثمانی جوانون نے انکو ایک جنگل مین گہیر کر انکے ہتہیار چہین لئے اور انکو مار بہگایا تہا۔ مگر آخر کار ترکون کو مجبوراً خود ہی اس نکمی سی بے حقیقت قوم کو سزا دینے کے واسطے جنبش کرنی پڑی۔ مگر وہ بہی اس طرح کہ جب یونانی اپنے سفلہ پن کے جوش سے اُبل کر سرحد عبور کر آئے تو ترکی سپاہ پہلے خود بخود پیچہے ہٹ آئی۔ صرف اس غرض سے کہ دول یوروپ کو بعد مین کوئی عذر نہ باقی رہے۔ کہ پہل ترکون کی طرف سے ہوئی تہی۔ لیکن آخر کار وہی مثل ہوئی "کمزور کا غصہ زیادہ۔ مار کہانے کی نشانی" ترکون کو حرکت کرنی پڑی۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ آج ترک مقام وولو کے قریب موجود ہین۔ جہان سے ایتھنز دار السلطنت یونان صرف ستر میل کے قریب رہگیا ہے! +

یوروپین پریس اور نیز ایجنسیون نے اس موقع پر بہی اپنی معمولی اور عادی طرفداری تعصب اور غلط بیانی سے کام لیا۔ مگر صداقت چہپی نہین رہسکتی۔ لاہور کا روزانہ سول ملٹری گزٹ بہی یونانیون کی اس زک پر بہت کچہہ جہنجہلایا۔ اور کہسیانا ہو کر خود ہی یونانیون پر لعن طعن کر رہا ہے۔ اور انپر ہنسی اُڑا رہا ہے مگر در اصل یہ اس نے ایک مرثیہ لکہا ہے جسمین برابر سخت درد دل اور قلق کے ساتھ ساتھ تعصب اور طرفداری کی سخت بو آ رہی ہے۔ اس نے جو کچہہ ترکی بیڑہ کی نسبت لکہا ہے اسکی نسبت ہمارا صرف اس قدر کہدینا کافی ہوگا کہ اخبار وکیل کے پچہلے نمبرون مین کل حقیقت کما حقہ ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے۔ ہم اس انگریزی اخبار کے نوحہ کا لفظی ترجمہ بلا تصرف درج کرتے ہین۔ تاکہ ناظرین واقعات سے خود اس کے نشیب و فراز کا اندازہ کر کے اپنے واسطے نتائج نکال سکین۔ اور وہ ترجمہ یہ ہے :-

یونان کی دہجیان اُڑ گئیں

چہوٹے سے بہادر یونان نے جس منچلے پن گو نہایت بُری مشورہ سے اپنے اُس جابر کی مزاحمت کی جسپر یوروپ کی تمام بڑی بڑی سلطنتین بہی حملہ کرنے مین تامل کرتی تہین۔ ہر ایک شخص کو گو اس سے بہت ہمدردی ہوگی۔ مگر یہ مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ کہ آغاز جنگ ہی سے میدان کارزار سے مستقل طور پر یونانیون کا پیچہے ہٹنا۔ اور معاً ایک ہفتہ بعد تمام طاقت کا قلع قمع ہو جانا۔ اس قوم (یونانی) کا نہایت دردناک نظارہ ہے۔ جو ابہی پچہلے ہفتہ انہی دنون مین اپنے دار السلطنت کی سڑکون پر جنگ کے واسطے جوش سے اُبل رہی تہی۔ سب سے بڑہکر بدقسمتی یہ ہے کہ ناگفتنی ترکون کی اس فتح و نصرت کے کارنامہ کا اثر آجکل کے زود نتیجہ خیز زمانہ مین بہی یہ ہوگا کہ انکی وقعت بحیثیت ایک جنگی طاقت کے اور انکی منزلت اور رتبہ مشرقی یوروپ مین بہت ہی بڑہ جائیگا۔ چنانچہ یونان کی حماقت کا صریح نتیجہ یہ ہے کہ اسکی جنگی شہرت بالکل نیست و نابود ہو گئی۔ اور پولٹیکل حیثیت سے اسکے سر پر تباہی اور بربادی لپٹ گئی۔ لڑائی چہڑنے سے پہلے ہمنے کہہ دیا تہا کہ اس جہگڑے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ یونان میدان بحری مین فوقیت لیجائیگا۔ لیکن اگر ترکون کو دیگر یوروپین طاقتون نے نہ روکا۔ تو خشکی مین وہ یونان کا قلع قمع کر دینگے۔ مگر یہ پیش بینی تو بالکل ہمارے خواب و خیال مین بہی نہ تہی کہ ہماری پیشینگوئی اسقدر تمامتر اور اس قدر سرعت سے پوری ہو جائیگی۔ خصوصاً ریوٹر جو طرفداری یونان کی کرتا رہا ہے۔ اور جو صاف ظاہر ہے اس سے یونانیون کی قطعی تباہی اور بربادی زیادہ واضح اور صریح ہے۔ لڑائی کے پہلے ایک دو دن تک تو ایسے حالات ہمارے سُننے مین آئے جن سے معلوم ہوا کہ یونانیون نے اپنی اُستادانہ مراجعت مین اپنے جنگی محل وقوع برقرار رکہنے مین معجزہ دکہلایا ہے۔ مگر اسکے کوائف بالکل صاف نہ تہے۔ لیکن اگر ہم نقشہ پر فوجون کی حرکات و سکنات کو تلاش کرین جیسی کہ وہ ابتک معرض تحریر مین آئی ہین تو یہ امر ہر جگہہ ہمکو واضح ہوگا کہ سمندر مین ہر مقام پر معاً فتح یونانیون کے ہاتہہ رہی ہے۔ مگر وہ اس فتح کو در اصل ساحل بحر سے ایک قدم بہی آگے نہ بڑہا سکے۔ اور خشکی پر ہر جگہہ ترک ہی حملہ آور رہے ہین۔ اور جو حرکت انہون نے کی ہے اسمین آگے ہی بڑہے ہین۔ اس آخری قاعدہ کی ایک استثناء صرف یہ ہوئی ہے کہ یونانی ایپیرس مین جنینا کے مقابل بڑہے ہین۔ مگر جسکی نسبت ہم سُنتے ہین کہ یونانیون کو یہان بہی آگے بڑہنے مین منزل مقصود کے آدہے رستہ ہی مین ترکون نے نہایت سرعت سے روک دیا۔ آغاز جنگ پر ہی۔ جیسا کہ ہم نے کہدیا تہا۔ تمام سرحد اس سرے سے اُس سرے تک مغرب پر پردیسا سے وسط مین گریونیا اور مشرق مین کرانیا تک میدان کارزار تہی۔ مگر جس روز سے درحقیقت لڑائی شروع ہوئی

یونانیون کے حملہ آور گروہ جنہون نے دراصل گریونیا پر خود حملہ کرکے ٹرکی کو مجبور کیا۔ اب تمامتر معدوم ہوگئے اور ترکون نے اپنی تمام حملہ آور طاقت کرانیا کے پاس درہ ملونا پر جمع کردی۔ اور یونانیون نے اپنی طاقت پر یویسا واقعہ خلیج آرٹا اور اپائیرس پر۔

اب سب سے پہلے ترکون کی سنیئے کہ اول ہی ہم اون کو ایلاسونا پر دیکھتے ہین جو اونکی اپنی سرحد سے پار ہے اور یہان سے وہ نزاروس اور کرانیا کے جنوب مشرق سے درہ ملونا کو رستہ آگے بڑہنے کی دھمکی دے رہے ہین۔ پہر کئی دن کی سینہ توڑ لڑائی کے بعد یکایک سنتے ہین کہ ترک ایلاسونا کی جانب جنوب مغرب ٹرناووس پر آپہونچے۔ اور گوریوٹر نے اس معاملہ کو اچھی طرح واضح نہین کیا۔ اس سے اور نیز یونانیون کے نہائیت سرعت سے لاریسا کو ہٹ جانیسے جو ٹرناووس کی جانب جنوب واقعہ ہے صاف ظاہر ہے کہ ترکون نے ایک اور ہی طرف سے سرحد مین گھس کر اور غنیم کے عقب پر جا پڑنے سے یونانیون کی ایک پہلو کی فوج کو ہی الٹ دیا۔ چنانچہ اسطرح پہر ایک مرتبہ اس زمانہ مین بھی وہی فن جنگ کی استادی کھیلی گئی جس کا اظہار تھرماپولی[1] پر ہوا تھا۔ مگر لیونیڈاس[2] کے برعکس اس زمانہ کے یونانیون کا وہ دل وگروہ ہی نہین ہے کہ اپنے آپ کو غنیم کے نرغے مین پھنسا دین۔ اور میدان کارزار مین شمشیر بکف ڈہیر ہون لیکن یونانیون کی مراجعت صرف لاریسا ہی تک ختم نہین ہوئی۔ کیونکہ یہ بمشکل ہی اس شہر تک پہنچے ہونگے کہ ہم سنتے ہین کہ آگے بڑہتے ہوئے غنیم (ترکون) کے نعرے ہی سن کر یہ شہر اور نیز سب ذخیرہ فوجی سامان کا چھوڑ کر اسطرح بہاگے کہ زمانہ حال کے یونانی شجاع (ہیرو) ڈیوک آف سپارٹا آگے آگے اور ساری فوج پیچھے پیچھے! پھر یہ حرکت آگے چلکر ایک اور لفظ زرکوس اور نیز نقشہ سے واضح ہے۔ ترکی فوجین اب زرکوس پہونچ گئی ہین۔ جو لاریسا کے جنوب مغرب کے پہلو پر واقع ہے۔ اور اسمین کچھ شک نہین کہ یونانیون کو ہرگز یہ پسند اور مطلق گوارا نہین کہ اپنی مراجعت مین حملہ آورون کو اپنے آپ سے ایک قدم بھی آگے جانے دین یہ معلوم کرنا دلچسپ ہوگا کہ یہ کامیاب استادی فن جنگ کی کہانتک ترکی کمانیرون کا حصہ ہے جن مین سے ایک کو اس تھوڑے سے وقفہ مین بھی ماتحت بنا دیا گیا ہے (اشارہ ہے ادہم پاشا کے ایجوٹنٹ جنرل اور غازی عثمان پاشا کے کمانیر مقرر ہونیکی طرف) اور کہانتک یہ جرمن افسرونکی طرف منسوب کی جاسکتی ہے جنہون نے ترکی فوج کو تعلیم و تربیت دی ہے۔ بہرحال خواہ کچھ ہو۔ اس فوج نے اپنی شہرت پھر یوروپ مین ثابت کردی ہے کہ وہ تمام سرزمین مغرب مین سب سے بڑہکر اعلے درجہ کی لڑنی والی ہے۔ کیونکہ خود جرمن فوج بھی اس تھوڑے سے وقت مین جو اسکو ملا ہے اس سے بڑہکر کچھ نہ کرسکتی۔ یونانیون کی مراجعت کا دوسرا پڑاؤ فرسالا ہے۔ جو صوبہ تھسلی مین نصف علاقہ سے بھی کچھ آگے ہے۔ چنانچہ اس طرح سے ایک ہفتہ مین ہی آدھا صوبہ یونانیون کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور یہ خود اپنے ہاتھون ایسی تباہی اور بربادی کا طوفان اپنے سر پر لائے ہین جس کے روکنے کے واسطے کوئی معجزہ درکار ہے۔ اور انکے چھ دن کے معرکہ مین ان محبان وطن کیواسطے اگر کوئی بات قابل فخر و مایہ ناز نہو تو اتنا تو ہے کہ انہون نے مراجعت کا کوچ بہت اچھا کیا ہے!

اب ہم بحری لڑائی کو لیتے ہین۔ اور ہمارے خیالات پر یکایک تغیر لاحق ہوجاتا ہے۔ یونانی بیڑہ نے سرحد کی ہر ایک حد پر عین ترکی حد کے پار اپنی طاقت جمع کردی۔ اور اپنے حیطہ زد مین یونانی ہر مقام پر کامیاب ہوتے رہے۔ یہ ہم سنتے ہین کہ ترکی بیڑہ اب تک ڈارڈنیلز (دردانیال) مین کھڑا ہے۔ کیونکہ کپتان اوس کو سمندر مین چلاتے ہوئے ڈرتے ہین۔ اسبارہ مین بھی آغاز جنگ سے پہلے ہی ہم کہہ چکے ہین کہ ترکی جہازون کو گولڈن مارن مین پچھلے ۱۲ برسون سے کیڑے کہا رہے ہین۔ مگر ہمکو یہ امید نہ تھی کہ یہ جہاز اس قدر ناقابل ثابت ہونگے۔ نتیجہ یہ ہے کہ یونانی بیڑہ کی مطلق مزاحمت نہ ہوئی۔ اور مشرقی ساحل پر اس بیڑہ نے جو سربمہر احکام لیکر روانہ ہوا تھا

[1] و [2] درہ تھرماپولی وہ مشہور درہ یونان کا ہے جس مین ۴۸۰ قبل مسیح ایکہزار یونانیون زیر کمان یونانی جنرل لیونیڈاس اور تمام فوج سلطنت ایران مین مشہور لڑائی ہوئی تھی تین دن تک معرکہ گرم رہا۔ یونانی مطلق زیر نہ ہوئے مگر آخرکار چوتھے دن ایک شخص دہوکہ دیکر ایرانی فوج کو پوشیدہ رستہ سے پہاڑ کی دوسری طرف نکال لیگیا۔ اور اسطرح ایرانیون نے جن کی تعداد لاکھون تک تھی ایک ہزار یونانیون کو اس درہ مین دونون طرف سے بند کرلیا۔ تمام یونانی ڈہیر ہوگئے کہتے ہین کہ صرف ایک شخص زندہ بچا تہا۔ لیونیڈاس بھی ڈیوک آف سپارٹا کہلاتا تھا۔

پلاتامونا اور لتوخری کے شہرون پر حملہ کیا۔ اور ترکون کے انتظامات کمسریٹ کو برباد کردیا۔ اگر یونانیون نے اپنی طاقت کا تمامتر حد سے بڑہکر اندازہ نہ کیا ہوتا۔ تو اب تک نہ وہ صرف اسی قابل ہوگئے ہوتے کہ ترکی سلسلہ رسل و رسائل ہی کو منقطع کردیتے۔ بلکہ اسقدر کافی فوج خشکی پر اتار دیتے جو انکے عقب مین بہت ہیبتناک ثابت ہوتی۔ کسی بیڑہ کا سلسلہ حد واقعہ ساحل بحر پر سے ایک فوج کے ساتھ متحد ہوکر کام کرنا حملہ کرنے کا ایک نہائیت ہی خوفناک طریق ہے جس کا تصور مین آنا ممکن ہوسکتا ہے۔ خشکی پر ترکون کی برتری بدرجہ اتم اس سے بڑہکر کسی اور امر سے ثابت نہین ہوسکتی کہ وہ نہائیت جرأت سے اتنی گنجائش دیکھ سکتے تھے کہ انہون نے اپنا سلسلہ رسل و رسائل تمامتر غنیم کے بیڑہ کی زد مین کھلا چھوڑ دیا۔ اور ادہر خشکی پر یونانی فوج کا یہ حشر ہوا کہ جدہر ترکون نے رخ کیا اس کے پیر اکھڑ گئے۔ اور حواس باختہ بہاگ کھڑی ہوئی۔ یہ بھی اغلب ہے کہ ایک ایسی فوج کو جس کے انتظامات کمسریٹ ایسے خفیف ہون جیسے کہ ترکی فوج کے۔ اور جس کا گذارہ اس لوٹ مار پر ہو جو اس کے سامنے آجائے۔ محکمہ کمسریٹ کے تباہ ہونیسے بھی چندان دقت نہین لاحق ہوسکتی۔

اب ہم مغربی ساحل کیطرف پھرتے ہین۔ اور ادہر بھی یونانیون کا طریق جنگ اسی طرح دیکھتے ہین۔ یونانی فوج نے ترکی قلعہ پر ویسا کو خاموش کردیا۔ اور سمندر کے کنارہ کنارہ جزیرہ کارفو کے مقابل بڑہی۔ اور یونانی خشکی کی فوج کے ایک پہلو کی بھی پشت پناہ رہی جو جینا کی طرف بڑہ رہی تھی۔ مگر یہان پھر ثابت ہوا کہ ترکی سپاہ کا دل وگروہ تمام مجموعہ استادی فن جنگ سے برتر و اعلی ہے۔ یونانیون کا نہائیت شجاعت سے مقابلہ کیا گیا۔ اور ابھی آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ اونہون نے شکست فاش کھائی۔ اسطرح صاف ظاہر ہے کہ اپنے بیڑہ کی مدد سے یونانیون کو سرحد کے ہر ایک کنارہ پر بلحاظ فن جنگ کے فائدہ رہا ہے۔ مگر اس فائدہ سے ترکون کی جنگی قوت کی برتری کے مقابلہ مین کچھ نہ ہاتھ آیا۔ پیارے مشفق ریوٹر کئی موقعون پر ہمکو بتلا چکے ہین کہ ترک بلحاظ توپخانہ۔ رسالہ اور تعداد کے یونانیون سے بدرجہا بڑہکر ہین۔ مگر یونانیون کو ہر طرح معذور رکھنے کی تمام خواہش کو مدنظر رکھکر بھی اسمین کچھ کلام نہین کہ ساٹھ ہزار فوج جسے جو خود اپنے ہی پہاڑون اور پہاڑی قلعون اور کمین گاہون مین جمع ہو۔ اور جس کے پہلو پر ایک خوفناک بیڑہ ہو جس کے سامنے غنیم کا عقب تمامتر اس سرے سے اس سرے تک زد مین کہلا ہوا ہو۔ یہ توقع ہونی چاہیئے کہ وہ اچھی طرح لڑتی نہ یہ کہ سیدھی گھر کو جاتی۔

اگر یونانیون نے ذرا خفیف سا بھی کچھ عرصہ تک مقابلہ کیا ہوتا تو ریاستہائے بلقان مین شورش و فساد کے آثار صاف ظاہر تھے۔ اور ہر طرح اغلب تہا کہ ترکی فوج کے عقب کی آبادی اس موقعہ پر اپنے ظلم کرنے والون (ترک) کے برخلاف علم بغاوت بلند کرتی۔ بلگیریا کا اپنی فوجین جمع کرنے کی دھمکی دینا۔ اور ۴۔ البانین بٹالین کا بغاوت کرنا۔ ایک ایسے طوفان پر دال ہین جو ترکون کے پسپا ہونے کی پہلی ہی آثار پر انکے سر پر چھوٹ پڑتا۔ جسطرح بزدل یونان سرنگون ہوا ہے۔ اس سے کوئی موقعہ اس امر کی پختگی کا نہ ملا۔ اور اب یہ کہہ سکتے ہین کہ بلگیریا فوجین نہین جمع کرے گی۔ طاقتون نے مداخلت کی ضرورت پر غور کرنا شروع کردیا ہے۔ پہلے یہ قرارداد تھی کہ یوروپ کی تمام طاقتین اسوقت تک بے لوث اور علیحدہ رہین جبتک کہ کوئی فریق خود درخواست نہ کرے۔ انگلستان واقعات کا رخ پلٹنے کا خیال کرکے ڈرنے لگا۔ اور اب اکیلے جرمنی کا خیال ہے کہ یونان کو ابھی اور سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ آئندہ نصیحت و تربیت کو متابعت سے قبول کرنا سیکھ جائے۔ طاقتون کی مداخلت ایسی لابد ہے کہ اب اس دلچسپ سوال کی گنجائش ہی نہین باقی رہی کہ وہ مداخلت کب ہوگی۔ اب ہم سب جو کچھ جاننا چاہتے ہین وہ یہ ہے کہ اب ترک بھی اپنے مظفر و منصور کوچ مین رک جائینگے یا نہین۔ کم از کم ممکن ہے کہ کامیابی سے نہال ہوکر یہ اس سے انکار کردین۔ اور اس انکار کا یہ مطلب ہوگا کہ ٹرکی کے مقابلہ پر ایک متحدہ عام جنگ ہوگی۔ اور سب سے بدتر یہ ہوگا کہ طاقتون مین نفاق اور پھوٹ پڑجائیگی اور تمام یوروپ تہ و بالا ہوجائے گا۔ بہرحال ہم اب انجام کے آغاز پر پہنچگئے ہین۔ اور امید ہے کہ یہ انجام یوروپین جنگ کی صورت نہین اختیار کریگا۔ ہر شخص چند روز آئندہ تک کے واقعات کا انتظار کریگا کہ دیکھئے پاسہ کسکی طرف پلٹتا ہے۔ مگر خواہ کسی طرف پڑے۔ یونانی اب اس معاملہ سے مٹ گئے۔ اور انکی جنگی شہرت ایک مرتبہ پھر تمام یوروپ کے واسطے باعث ہنسی اور تمسخر بنگئی ہے۔

ٹائمز کا نامہ نگار شروع اپریل مین ترکی فوج مقیمہ سرحد کی نسبت حسب ذیل تحریر کرتا ہے "ترکی مورچے نہایت مضبوط اور ناقابل فتح ہین - فوجکا سامان پوشاک سب طرح سے مکمل ہے - اور سپاہی نہایت تربیت یافتہ اور فرمانبردار ہین - اونکو ہر روز قواعد کرائی جاتی ہے وہ نہایت بشاش و خوش اور لڑائی کے بہت خواہشمند ہین - کئی پلٹنون نے کہدیا ہے کہ ہم تنخواہ نہین لینگے اور جب تک ضرورت ہو ملک و مذہب کی خدمت مین جنگ کرینگی - یونانی ضلع آرٹا کے مقابل ۲۲ ہزار ترکی فوج جمع ہے - تمام سرحد پر ہراولون کی چوکیان مقرر اور کارآمد ناکونکی حفاظت کے لئے پہاڑون کی چوٹیون پر زبردست باٹریان نصب کی گئی ہین - یہ خیال بالکل غلط ہی - کہ مقدونیہ کے دہقان بغاوت کر دینگے - وہ لوگ بالکل خاموش اور بڑی خوشی سے ترکی افواج کی رسد رسانی مین مصروف ہین - ترکی سپاہ بخوبی جانتی ہے کہ اگر اوسی اجازت دیدیجائے تو وہ ۱۵ دن کے اندر یونانیون کی ایک ایک سپاہی کو تہسلی سے باہر نکالدیگی - سرحد مقدونیا و یونان پر کوئی بچی جمع نہین ہین - بلکہ یہ ایک لاکھ جرار و نبرد آزما اور تجربہ کار بہادرونکا مجموعہ ہے - اکثر افسر نوجوان ترکی جماعت سے ہین - جو جانثاری مین دوسری افسرون سی کم نہین - ادہم پاشا سپہ سالار گو فیلڈ مارشل کا اعلی ترین فوجی عہدہ رکہتی ہین ابہی عمر مین صرف ۴۵ برس کے ہین - گذشتہ جنگ روم و روس مین پلیونا کے محاصرہ کے وقت شیر پلیونا غازی عثمان پاشا کے ماتحت پہلی وہ ایک پلٹن کے کرنیل اور پہر ایک دستہ کے قایم مقام بریگیڈیر ہوگئے - اور بینظیر شجاعت اور کمال استقلال و تحمل کے وجہ سی بڑے نامور ہوگئے - ترکی انتظام رسد رسانی و فراہمی فوج ایسا معقول ہی کہ باوجودیکہ بذریعہ سمندر و ریل و سڑک طویل مسافت طے کرنی پڑتی ہے - اسوقت (۲ - اپریل) صرف الاسونا مین ایک لاکھ سپاہیونکی لئی پندرہ دنکی خوراک و سامان جمع ہوگئے ہین - عبدالکریم پاشا والی مغاسطر اپنی صوبہ مین امن قایم رکہنے مین بڑی مستعدی دکہا رہے ہین - بمقام سوروچ اونہون نے کئی اہلکارون کو فوجی رسد رسانی کے متعلق نامعقول سختگیری کرنے پر قید کردیا اور اکثر قزاقون کو گرفتار کرلیا ہے +

یونان مین یونانی ترکون کو طرح طرح کی اذیتین دے رہی ہین - اور اونکی بیحرمتی کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتے - وہ لوگ ترکی ٹوپی کو دیکھکر ایسی جل بہن جاتے ہین کہ کسی ترک راہگذر کے سر پر اسی دیکہتی ہی اوسی فوراً اوتار کر پاؤن کے نیچے کچلنا شروع کردیتے ہین - اسکی برخلاف ترک اپنی علاقہ مین اپنی جبلی شرافت اور سچی تہذیب کا پورا ثبوت دے رہے ہین - انکی فوجی صدر مقام الاسونا مین یونانی عیسائی بکثرت آباد ہین - جنکی ساتھ نہایت عمدہ سلوک کیا جاتا ہے - وہ اور اونکی عورتین بلا خطر گلی کوچون مین پہرتی ہیں - کوئی اونکی طرف آنکھ اٹھاکر نہین دیکہتا - حتی کہ وہان خود یونانی قونصل تک ابہی موجود ہے اور یونانی جہنڈا اوس کے مکان پر لہرا رہا ہے - اور ترک اس سی کبیدہ خاطر نہین ہوتے"

کیا دنیا مین کوئی دوسری قوم ایسی عالی حوصلگی دکہا سکتی ہے - ترکونکی یہ عالی ظرفی ملک کی یونانی رعایا تک ہی محدود نہین رہی - بلکہ جیسا کہ ناظرین کو تارونکی مطالعہ سی معلوم ہوجائیگا - اونہون نے یونانی شہرون مین بحیثیت فاتح داخل ہونے پر بھی حیوانی مادہ کو اپنی طبعی انسانیت پر غالب نہین ہونے دیا - مگر اس امر کا انکو کافی موقعہ بھی نہین ملا - کیونکہ ہماری انگلو انڈین اخبارات کے بہادر - رحمدل اور فرشتہ سیرت یونانی بمصداق چور کی داڑہی مین تنکا - اپنے مسلمان ہموطنون پر جور و ستم کرنیکا خمیازہ بننے کے خوف سی ترکی افواج قاہرہ کے تہسلی مین داخل ہونے سے پہلے ہی اپنی اپنی شہرون اور دیہات کو خالی کرکے جنوب کیطرف بہاگ گئے - لیکن یہ یقینی امر ہے کہ اگر یہ بزدل بہگوڑے ملک چہوڑ کر نہ بہی فرار ہوتی تو بہی اونکو کوئی اذیت یا تکلیف نہ پہونچتی +

ایک دوسری انگریزی اخبار کا نامہ نگار مقام ایلاسونا سے ترکی فوج کے چشمدید حالات ۲ - اپریل کو اسطرح لکہتا ہے کہ مین نے کاراویریا سی جو ایلاسونا کے قریب تر ریلوے سٹیشن ہے اترکر ۷۷ میل تک سڑک پر سفر کیا جو نہایت عمدہ حالت مین ہے - اراضی اچہی طرح مزروعہ ہے اور موسم کہلا برف بہت کچہہ پگہل گئی ہے - صرف پہاڑیون کی چوٹیون پر باقی ہے - راستہ مین مین نی مٹوون کی لمبی لمبی قطارین دیکہین جنسے ترکی فوج کی باربرداری کا کام لیا جاتا ہے یہ جانور ہدایت سخت تعجب خیز طور پر جفاکش ہوتے ہین - بڑے بڑی بوجہہ اوٹھاکر بعض اوقات چالیس چالیس میل ایک دن مین طے کرجاتے ہین - پیدل سپاہ نے بھی اپنی آپ کو اس موقع پر ہر طرح قابل اور جفاکش ثابت کیا ہے کیونکہ ترکی جوان نہایت باقاعدہ کوچ کرتے ہوئے دو دن کا لگاتار سفر کرکے بندوقون اور کارتوسون کی گٹہون سے لدے ہوئی مقام مقصود پر تازہ دم پہونچی ہین - جس جس دستہ سے میرا گذر ہوا ہر ایک جوان نہایت شجاع اور پورا پورا سپاہی سر سے پیر تک نظر آرہا تھا - جو جو بے بنیاد افواہین - سپاہیون کی فاقہ کش اور بے لباس ہونیکی اڑی تہین وہ بالکل لغو اور سراسر جہوٹ ثابت ہوئین - کیونکہ ان کی وردیان اعلی درجہ کی مکمل تہین اور خوراک کا سامان بے نقص اور مکلف سب سے بڑہکر تعجب ناک سپاہیونکا پرلے درجہ کا جوش اور سرگرمی تھی - بجائے اس کے کہ یہ لوگ مضطرب آزردہ یا لاپرواہ ہوتے - لڑائی کی واسطی پیچ و تاب کہا رہے ہین - دیہاتیون اور ملکی خدمات پر مامور لوگون کی بیشمار عرضیان دن بدن چلی آرہی ہین - بدین درخواست کہ ہمکو بطور والنٹیرون کے فوج کے ساتھ شامل ہونیکی اجازت ملے - کل ایک چہوٹے سی گانون کے پاس سی میرا گذر ہوا جہان پچاس تنومند جوانون نے مسلمان فوج کے ساتھ شامل ہونے کے واسطی درخواست کی - کراویرا اور ایلاسونا کے درمیان سرفجق سی آدہی راستہ پر مین گورنر کے ساتھ کہانا کہانے کے واسطی ٹہرا - یہان ایک وسیع ہسپتال تیار ہو رہا تھا - یہان کئی ایک کرپ توپین بہی معہ سامان گولہ بارود کی موجود تہین یہان پہونچکر مین فوجی صدر مقام مین لیجایا گیا - جہان ادہم پاشا کمانڈر انچیف غایت درجہ کی خوش خلقی سے میرے ساتھ پیش آئے - یہ اس موضع مین ایک چہوٹے سی مکان مین مقیم ہین - داڑہی رکہتے ہین - میانہ قد - اور عمر کوئی ۴۵ سال کی ہوگی - چہرہ سی متانت بہرا غایر خوض نمایان ہے - اور بہوری آنکہونسی فہم و فراست ٹپک رہی ہے - تہوڑی فرانسیسی بول لیتے ہین اور اپنا مطلب اچہی طرح ظاہر کرسکتے ہین اور سمجہ سکتے ہین +

عالی جناب حسین کامی بے آفندی ٹرکش قونصل متعینہ کراچی جنکا ذکر خبر پچہلے ہفتہ کی اخبار مین بھی ہوچکا ہی - چند روز لاہور مین اقامت فرمانیکی بعد منگل گذشتہ (۲۷ - اپریل) کی سہ پہر کو بغرض سیاحت امرتسر رونق افروز ہوئے - لاہور سے مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار - میر ناظر علی صاحب اڈیٹر ناظم الہند - منشی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور و دیگر چند ایک معززین مشایعت کی لئی امرتسر تک اونکی ہمراہ تشریف لائی - شیخ غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل کو بذریعہ ٹیلیگرام وقت تشریف آوری کی اطلاع پہلی سی موصول ہوچکی تھی - وقت معینہ پر شیخ صاحب اور ایکسو دیگر معززین استقبال کیلئے پلیٹ فارم پر اور پچیس ہزار سی زیادہ مسلمان پلیٹ فارم سے باہر نصف میل تک پرا باندہی کہڑے تھی - قونصل موصوف پر ٹرین سی اترتے ہی پہولونکی بوچہاڑ کیگئی - خلقت کی ہجوم سی گاڑی تک پہونچنا محال ہو رہا تھا - آخر بمشکل تمام جناب ممدوح سٹیشن سی باہر تشریف لاکر دو اسپہ گاڑی پر سوار ہوئی اور شہر سی گذر کر امرتسر ہوٹل مین جہان شیخ غلام محمد صاحب اور شیخ محمد اسحاق کی طرف سی اس مہمان عزیز اور اونکی معزز ہمراہیونکی قیام کا انتظام کیا گیا تھا تشریف لیگئی - دوسرے دن عصر کی نماز شیخ خیر الدین صاحب مرحوم کی مسجد مین ادا فرمائی جہان تقریباً چار ہزار مسلمان جمع تھی - ناظم صاحب نے چند اصحاب کی درخواست پر اوس قصیدہ تہنیت کو جو بمقام شاہدرہ ڈنر پارٹی کے موقعہ پر پڑہا تھا یہان بھی پڑہا - جناب قونصل نے جمعہ کی نماز عیدگاہ والی مسجد مین ادا کی - نمازیونکی تعداد آٹھ نو ہزار سی کم نہ تھی - جمعہ کی شام کو سردار شیر احمد خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے سفیر ممدوح افغان خوانین موجودہ امرتسر - اور چند دیگر معززین کو پرتکلف دعوت دی - ایک دو اور باحمیت مسلمان بھی امیر المومنین کے ایلچی کو مدعو کرکے شرف اندوز سعادت ہوئے - اتوار کی رات کو شیخ غلام محمد صاحب نے اپنی کرم مہمان کو آخری دعوت اخبار وکیل کے مکان مین دی - اور دوسرے دن جناب ممدوح ۱۰ بجے صبح کی گاڑی مین براہ بٹالہ قادیان کو روانہ ہوگئے - وہانسے واپس آکر شاید ملتان کو تشریف لیجائین +

یونانیون کے حملہ آور گروہ جنہون نے دراصل گریونیا پر خود حملہ کرکے ٹرکی کو مجبور کیا۔ اب تمامتر معدوم ہوگئے اور ترکون نے اپنی تمام حملہ آور طاقت کرانیا کے پاس درہ ملونا پر جمع کردی۔ اور یونانیون نے اپنی طاقت پر یویسا واقعہ خلیج آرٹا اور اپائیرس پر۔

اب سب سے پہلے ترکون کی سنیئے کہ اول ہی ہم اون کو ایلاسونا پر دیکھتے ہین جو اونکی اپنی سرحد سے پار ہے اور یہان سے وہ نزاروس اور کرانیا کے جنوب مشرق سے درہ ملونا کے رستہ آگے بڑہنے کی دھمکی دے رہے ہین۔ پہر کئی دن کی سینہ توڑ لڑائی کے بعد یکایک سنتے ہین کہ ترک ایلاسونا کی جانب جنوب مغرب ٹرناووس پر آپہونچے۔ اور گوریوٹر نے اس معاملہ کو اچھی طرح واضح نہین کیا۔ اس سے اور نیز یونانیون کے نہائیت سرعت سے لاریسا کو ہٹ جانیسے جو ٹرناووس کی جانب جنوب واقعہ ہے صاف ظاہر ہے کہ ترکون نے ایک اور ہی طرف سے سرحد مین گھس کر اور غنیم کے عقب پر جا پڑنے سے یونانیون کی ایک پہلو کی فوج کو ہی الٹ دیا۔ چنانچہ اسطرح پہر ایک مرتبہ اس زمانہ مین بھی وہی فن جنگ کی استادی کھیلی گئی جس کا اظہار تھرماپولی[1] پر ہوا تھا۔ مگر لیونیڈاس[2] کے برعکس اس زمانہ کے یونانیون کا وہ دل وگروہ ہی نہین ہے کہ اپنے آپ کو غنیم کے نرغے مین پھنسا دین۔ اور میدان کارزار مین شمشیر بکف ڈھیر ہون لیکن یونانیون کی مراجعت صرف لاریسا ہی تک ختم نہین ہوئی۔ کیونکہ یہ بمشکل ہی اس شہر تک پہنچے ہونگے کہ ہم سنتے ہین کہ آگے بڑہتے ہوئے غنیم (ترکون) کے نعرے ہی سن کر یہ شہر اور نیز سب ذخیرہ فوجی سامان کا چھوڑ کر اسطرح بہاگے کہ زمانہ حال کے یونانی شجاع (ہیرو) ڈیوک آف سپارٹا آگے آگے اور ساری فوج پیچھے پیچھے! پھر یہ حرکت آگے چلکر ایک اور لفظ زرکوس اور نیز نقشہ سے واضح ہے۔ ترکی فوجین اب زرکوس پہونچ گئی ہین۔ جو لاریسا کے جنوب مغرب کے پہلو پر واقع ہے۔ اور اسمین کچھ شک نہین کہ یونانیون کو ہرگز یہ پسند اور مطلق گوارا نہین کہ اپنی مراجعت مین حملہ آورون کو اپنے آپ سے ایک قدم بھی آگے جانے دین یہ معلوم کرنا دلچسپ ہوگا کہ یہ کامیاب استادی فن جنگ کی کہانتک ترکی کمانیرون کا حصہ ہے جن مین سے ایک کو اس تھوڑے سے وقفہ مین بھی ماتحت بنا دیا گیا ہے (اشارہ ہے ادہم پاشا کے ایجوٹنٹ جنرل اور غازی عثمان پاشا کے کمانیر مقرر ہونیکی طرف) اور کہانتک یہ جرمن افسرونکی طرف منسوب کی جاسکتی ہے جنہون نے ترکی فوج کو تعلیم و تربیت دی ہے۔ بہرحال خواہ کچھ ہو۔ اس فوج نے اپنی شہرت پھر یوروپ مین ثابت کردی ہے کہ وہ تمام سرزمین مغرب مین سب سے بڑہکر اعلے درجہ کی لڑنی والی ہے۔ کیونکہ خود جرمن فوج بھی اس تھوڑے سے وقت مین جو اسکو ملا ہے اس سے بڑہکر کچھ نہ کرسکتی۔ یونانیون کی مراجعت کا دوسرا پڑاؤ فرسالا ہے۔ جو صوبہ تھسلی مین نصف علاقہ سے بھی کچھ آگے ہے۔ چنانچہ اس طرح سے ایک ہفتہ مین ہی آدھا صوبہ یونانیون کے ہاتھ سے نکل گیا۔ اور یہ خود اپنے ہاتھون ایسی تباہی اور بربادی کا طوفان اپنے سر پر لائے ہین جس کے روکنے کے واسطے کوئی معجزہ درکار ہے۔ اور انکے چھ دن کے معرکہ مین ان محبان وطن کیواسطے اگر کوئی بات قابل فخر و مایہ ناز نہو تو اتنا تو ہے کہ انہون نے مراجعت کا کوچ بہت اچھا کیا ہے!

اب ہم بحری لڑائی کو لیتے ہین۔ اور ہمارے خیالات پر یکایک تغیر لاحق ہوجاتا ہے۔ یونانی بیڑہ نے سرحد کی ہر ایک حد پر عین ترکی حد کے پار اپنی طاقت جمع کردی۔ اور اپنے حیطہ زد مین یونانی ہر مقام پر کامیاب ہوتے رہے۔ یہ ہم سنتے ہین کہ ترکی بیڑہ اب تک وارڈنیلز (دردانیال) مین کھڑا ہے۔ کیونکہ کپتان اوس کو سمندر مین چلاتے ہوئے ڈرتے ہین۔ اسبارہ مین بھی آغاز جنگ سے پہلے ہی ہم کہہ چکے ہین کہ ترکی جہازون کو گولڈن مارن مین پچھلے ۱۲ برسون سے کیڑے کہا رہے ہین۔ مگر ہمکو یہ امید نہ تھی کہ یہ جہاز اس قدر ناقابل ثابت ہونگے۔ نتیجہ یہ ہے کہ یونانی بیڑہ کی مطلق مزاحمت نہ ہوئی۔ اور مشرقی ساحل پر اس بیڑہ نے جو سربمہر احکام لیکر روانہ ہوا تھا پلاتامونا اور لتوخری کے شہرون پر حملہ کیا۔ اور ترکون کے انتظامات کمسریٹ کو برباد کردیا۔ اگر یونانیون نے اپنی طاقت کا تمامتر حد سے بڑہکر اندازہ نہ کیا ہوتا۔ تو اب تک نہ وہ صرف اسی قابل ہوگئے ہوتے کہ ترکی سلسلہ رسل و رسائل ہی کو منقطع کردیتے۔ بلکہ اسقدر کافی فوج خشکی پر اتار دیتے جو انکے عقب مین بہت ہیبتناک ثابت ہوتی۔ کسی بیڑہ کا سلسلہ حد واقعہ ساحل بحر پر سے ایک فوج کے ساتھ متحد ہوکر کام کرنا حملہ کرنے کا ایک نہائیت ہی خوفناک طریق ہے جس کا تصور مین آنا ممکن ہوسکتا ہے۔ خشکی پر ترکون کی برتری بدرجہ اتم اس سے بڑہکر کسی اور امر سے ثابت نہین ہوسکتی کہ وہ نہائیت جرأت سے اتنی گنجائش دیکھ سکتے تھے کہ انہون نے اپنا سلسلہ رسل و رسائل تمامتر غنیم کے بیڑہ کی زد مین کھلا چھوڑ دیا۔ اور ادہر خشکی پر یونانی فوج کا یہ حشر ہوا کہ جدہر ترکون نے رخ کیا اس کے پیر اکھڑ گئے۔ اور حواس باختہ بہاگ کھڑی ہوئی۔ یہ بھی اغلب ہے کہ ایک ایسی فوج کو جس کے انتظامات کمسریٹ ایسے خفیف ہون جیسے کہ ترکی فوج کے۔ اور جس کا گذارہ اس لوٹ مار پر ہو جو اس کے سامنے آجائے۔ محکمہ کمسریٹ کی تباہ ہونیسے بھی چندان دقت نہین لاحق ہوسکتی۔

اب ہم مغربی ساحل کیطرف پھرتے ہین۔ اور ادہر بھی یونانیون کا طریق جنگ اسی طرح دیکھتے ہین۔ یونانی فوج نے ترکی قلعہ پر ویسا کو خاموش کردیا۔ اور سمندر کے کنارہ کنارہ جزیرہ کارفو کے مقابل بڑہی۔ اور یونانی خشکی کی فوج کے ایک پہلو کی بھی پشت پناہ رہی جو جینا کی طرف بڑہ رہی تھی۔ مگر یہان پھر ثابت ہوا کہ ترکی سپاہ کا دل وگروہ تمام مجموعہ استادی فن جنگ سے برتر و اعلی ہے۔ یونانیون کا نہائیت شجاعت سے مقابلہ کیا گیا۔ اور ابھی آدھا سفر ہی طے کیا تھا کہ اونہون نے شکست فاش کھائی۔ اسطرح صاف ظاہر ہے کہ اپنے بیڑہ کی مدد سے یونانیون کو سرحد کے ہر ایک کنارہ پر بلحاظ فن جنگ کی فائدہ رہا ہے۔ مگر اس فائدہ سے ترکون کی جنگی قوت کی برتری کے مقابلہ مین کچھ نہ ہاتھ آیا۔ پیارے مشفق ریوٹر کئی موقعون پر ہمکو بتلا چکے ہین کہ ترک بلحاظ توپ خانہ۔ رسالہ اور تعداد کے یونانیون سے بدرجہا بڑہکر ہین۔ مگر یونانیون کو ہر طرح معذور رکھنے کی تمام خواہش کو مدنظر رکھکر بھی اسمین کچھ کلام نہین کہ ساٹھ ہزار فوج جسے جو خود اپنے ہی پہاڑون اور پہاڑی قلعون اور کمین گاہون مین جمع ہو۔ اور جس کے پہلو پر ایک خوفناک بیڑہ ہو جس کے سامنے غنیم کا عقب تمامتر اس سرے سے اس سرے تک زد مین کہلا ہوا ہو۔ یہ توقع ہونی چاہیئے کہ وہ اچھی طرح لڑتی نہ یہ کہ سیدھی گھر کو جاتی۔

اگر یونانیون نے ذرا خفیف سا بھی کچھ عرصہ تک مقابلہ کیا ہوتا تو ریاستہائے بلقان مین شورش و فساد کے آثار صاف ظاہر تھے۔ اور ہر طرح اغلب تہا کہ ترکی فوج کے عقب کی آبادی اس موقعہ پر اپنے ظلم کرنے والون (ترک) کے برخلاف علم بغاوت بلند کرتی۔ بلگیریا کا اپنی فوجین جمع کرنے کی دھمکی دینا۔ اور ۴۔ البانین بٹالین کا بغاوت کرنا۔ ایک ایسے طوفان پر دال ہین جو ترکون کے پسپا ہونے کی پہلی ہی آثار پر انکے سر پر چھوٹ پڑتا۔ جسطرح بزدل یونان سرنگون ہوا ہے۔ اس سے کوئی موقعہ اس امر کی پختگی کا نہ ملا۔ اور اب یہ کہہ سکتے ہین کہ بلگیریا فوجین نہین جمع کرے گی۔ طاقتون نے مداخلت کی ضرورت پر غور کرنا شروع کردیا ہے۔ پہلے یہ قرارداد تھی کہ یوروپ کی تمام طاقتین اسوقت تک بے لوث اور علیحدہ رہین جبتک کہ کوئی فریق خود درخواست نہ کرے۔ انگلستان واقعات کا رخ پلٹنے کا خیال کرکے ڈرنے لگا۔ اور اب اکیلے جرمنی کا خیال ہے کہ یونان کو ابھی اور سبق سیکھنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ آئندہ نصیحت و تربیت کو متابعت سے قبول کرنا سیکھ جائے۔ طاقتون کی مداخلت ایسی لابد ہے کہ اب اس دلچسپ سوال کی گنجائش ہی نہین باقی رہی کہ وہ مداخلت کب ہوگی۔ اب ہم سب جو کچھ جاننا چاہتے ہین وہ یہ ہے کہ اب ترک بھی اپنے مظفر و منصور کوچ مین رک جائینگے یا نہین۔ کم از کم ممکن ہے کہ کامیابی سے نہال ہوکر یہ اس سے انکار کردین۔ اور اس انکار کا یہ مطلب ہوگا کہ ٹرکی کے مقابلہ پر ایک متحدہ عام جنگ ہوگی۔ اور سب سے بدتر یہ ہوگا کہ طاقتون مین نفاق اور پھوٹ پڑجائیگی اور تمام یوروپ تہ و بالا ہوجائے گا۔ بہرحال ہم اب انجام کے آغاز پر پہنچگئے ہین۔ اور امید ہے کہ یہ انجام یوروپین جنگ کی صورت نہین اختیار کریگا۔ ہر شخص چند روز آئندہ تک کے واقعات کا انتظار کریگا کہ دیکھئے پاسہ کسکی طرف پلٹتا ہے۔ مگر خواہ کسی طرف پڑے۔ یونانی اب اس معاملہ سے مٹ گئے۔ اور انکی جنگی شہرت ایک مرتبہ پھر تمام یوروپ کے واسطے باعث ہنسی اور تمسخر بنگئی ہے۔

---

[1] و [2] درہ تھرماپولی وہ مشہور درہ یونان کا ہے جس مین ۴۸۰ قبل مسیح ایکہزار یونانیون زیر کمان یونانی جنرل لیونیڈاس اور تمام فوج سلطنت ایران مین مشہور لڑائی ہوئی تھی تین دن تک معرکہ گرم رہا۔ یونانی مطلق زیر نہ ہوئے مگر آخرکار چوتھے دن ایک شخص دہوکہ دیکر ایرانی فوج کو پوشیدہ رستہ سے پہاڑ کی دوسری طرف نکال لیگیا۔ اور اسطرح ایرانیون نے جن کی تعداد لاکھون تک تھی ایک ہزار یونانیون کو اس درہ مین دونون طرف سے بند کرلیا۔ تمام یونانی ڈھیر ہوگئے کہتے ہین کہ صرف ایک شخص زندہ بچا تہا۔ لیونیڈاس بھی ڈیوک آف سپارٹا کہلاتا تھا۔

ٹائمز کا نامہ نگار شروع اپریل مین ترکی فوج متعینہ سرحد کی نسبت حسب ذیل تحریر کرتا ہے "ترکی مورچے نہایت مضبوط اور ناقابل فتح ہین - فوجکا سامان پوشاک سب طرح سے مکمل ہے - اور سپاہی نہایت تربیت یافتہ اور فرمانبردار ہین - اونکو ہر روز تواللہ کرائی جاتی ہے وہ نہایت بشاش و خوش اور لڑائی کے بہت خواہشمند ہین - کئی پلٹنون نے کہدیا ہے کہ ہم تنخواہ نہین لینگے اور جب تک ضرورت ہو ملک و مذہب کی خدمت مین جنگ کرینگی - یونانی قلعہ آرٹا کے مقابل ۲۲ ہزار ترکی فوج جمع ہے - تمام سرحد پر ہراول کی چوکیان مقرر اور کارآمد ناکو نکی حفاظت کے لئے پہاڑون کی چوٹیون پر زبردست باٹریان نصب کی گئی ہین - یہ خیال بالکل غلط ہے - کہ مقدونیہ کے دہقان بغاوت کردینگے - وہ لوگ بالکل خاموش اور بڑی خوشی سے ترکی فوجکی رسد رسانی مین مصروف ہین - ترکی سپاہ بخوبی جانتی ہے کہ اگر اوسے اجازت دیدیجائے تو وہ ۱۵ دن کے اندر یونانیون کی ایک ایک سپاہی کو تہسلی سے باہر نکالدیگی - سرحد مقدونیہ یونان پر کوئی بچی جمع نہین ہین - بلکہ یہ ایک لاکھ جرار و نبرد آزما اور تجربہ کار بہادرونکا مجموعہ ہے - اکثر افسر نوجوان ترکی جماعت سے ہین - جو جانثاری مین دوسرے افسرون سے کم نہین - ادہم پاشا سپہ سالار گو فیلڈ مارشل کا اعلیٰ ترین فوجی عہدہ رکھتے ہین ابھی عمر مین صرف ۴۵ برس کے ہین - گذشتہ جنگ روم و روس مین پلیونا کے محاصرہ کے وقت تیر پلیونا غازی عثمان پاشا کے ماتحت پہلے وہ ایک پلٹن کے کرنیل اور پھر ایک رسالہ کے قایم مقام بریگیڈیر ہوگئے - اور بیمثل شجاعت اور کمال استقلال تحمل کے وجہ سے بڑے نامور ہوگئے - ترکی انتظام رسد رسانی و فراہمی فوج ایسا معقول ہے کہ باوجودیکہ بذریعہ سمندر و ریل و سڑک طویل مسافت طے کرنی پڑتی ہے - اسوقت (۲ - اپریل) صرف الاسونا مین ایک لاکھ سپاہیونکے لئے پندرہ دنکی خوراک و سامان جمع ہوگئے ہین - عبدالکریم پاشا والی سلانیک اپنے صوبہ مین امن قایم رکھنے مین بڑی مستعدی دکھا رہے ہین - بمقام سورویچ اونہون نے کئی اہلکارون کو فوجی رسد رسانی کے متعلق نامعقول سختگیری کرنے پر تنبیہ کیا اور اکثر قزاقون کو گرفتار کرلیا ہے +

یونان مین یونانی ترکون کو طرح طرح کی اذیتین دے رہے ہین - اور اونکی بیحرمتی کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کرتے - وہ لوگ ترکی ٹوپی کو دیکھکر ایسے جل بھن جاتے ہین کہ کسی ترک راہگذر کے سر پر اسے دیکھتے ہی اوسے فوراً اتار کر پاؤن کے نیچے کچلنا شروع کردیتے ہین - اسکے برخلاف ترک اپنے علاقہ مین اپنی جبلی شرافت اور سچی تہذیب کا پورا ثبوت دے رہے ہین - انکے فوجی صدر مقام الاسونا مین یونانی عیسائی بکثرت آباد ہین - جنکے ساتھ نہایت عمدہ سلوک کیا جاتا ہے - وہ اور اونکی عورتین بلا خطر گلی کوچون مین پھرتی ہین - کوئی اونکی طرف آنکھ اٹھاکر نہین دیکھتا - حتی کہ وہان خود یونانی قونصل تک ابھی موجود ہے اور یونانی جھنڈا اوس کے مکان پر لہرا رہا ہے - اور ترک اس سے کبیدہ خاطر نہین ہوتے"

کیا دنیا مین کوئی دوسری قوم ایسی عالی حوصلگی دکھا سکتی ہے - ترکونکی یہ عالی ظرفی ملک کی یونانی رعایا تک ہی محدود نہین رہی - بلکہ جیسا کہ ناظرین کو تارونکی مطالعہ سے معلوم ہوجائیگا - اونہون نے یونانی شہرون مین بحیثیت فاتح داخل ہونے پر بھی حیوانی مادہ کو اپنی طبعی انسانیت پر غالب نہین ہونے دیا - مگر اس امر کا انکو کافی موقعہ بھی نہین ملا - کیونکہ ہماری انگلو انڈین اخبارات کے بہادر - رحمدل اور فرشتہ سیرت یونانی بمصداق چور کی داڑھی مین تنکا - اپنے مسلمان ہموطنون پر جور و ستم کرنیکا خمیازہ بھگتنے کے خوف سے ترکی افواج قاہرہ کے تہسلی مین داخل ہونے سے پہلے ہی اپنے اپنے شہرون اور دیہات کو خالی کرکے جنوب کیطرف بھاگ گئے - لیکن یہ یقینی امر ہے کہ اگر یہ بزدل بھگوڑے ملک چھوڑ کر نہ بھی فرار ہوتے تو بھی اونکو کوئی اذیت یا تکلیف نہ پہونچتی +

ایک دوسرے انگریزی اخبار کا نامہ نگار مقام ایلاسونا سے ترکی فوج کے چشمدید حالات ۲ اپریل کو

اسطرح لکھتا ہے کہ مین نے کارادیر یاسی جو ایلاسونا کے قریب تر ریلوے سٹیشن ہے اترکر ۷۷ میل تک سڑک پر سفر کیا جو نہایت عمدہ حالت مین ہے - اراضی اچھی طرح مزروعہ ہے اور موسم کھلا برف بہت کچھ پگھل گئی ہے - صرف پہاڑیون کی چوٹیون پر باقی ہے - راستہ مین مین نے سڑکون کی لمبی لمبی قطارین دیکھین جنسے ترکی فوج کی باربرداری کا کام لیا جاتا ہے یہ جانور نہایت سخت تعجب خیز طور پر جفاکش ہوتے ہین - بڑے بڑے بوجھ اوٹھاکر بعض اوقات چالیس چالیس میل ایک دن مین طے کرجاتے ہین - پیدل سپاہ نے بھی اپنے آپ کو اس موقع پر ہر طرح قابل اور جفاکش ثابت کیا ہے کیونکہ ترکی جوان نہایت باقاعدہ کوچ کرتے ہوئے دو دن کا لگاتار سفر کرکے بندوقون اور کارتوسون کی گٹھڑیون سے لدے ہوئے مقام مقصود پر تازہ دم پہونچتے ہین - جس جس دستہ سے میرا گذر ہوا ہر ایک جوان نہایت شجاع اور پورا پورا سپاہی سر سے پیر تک نظر آرہا تھا - جو چوبے بنیاد افواہین - سپاہیون کی فاقہ کشی اور بیمار ہونیکی اڑتی ہوئی خبرین بالکل لغو اور سراسر جھوٹ ثابت ہوئین - کیونکہ ان کی وردیان اعلیٰ درجہ کی مکمل تھین اور خوراک کا سامان بے نقص اور مکلف سب سے بڑھکر تعجب ناک سپاہیونکا پرلے درجہ کا جوش اور سرگرمی تھی - بجائے اس کے کہ یہ لوگ مضطرب آزردہ یا لاپرواہ ہوتے - لڑائی کے واسطے بیچ و تاب کھا رہے ہین - دیہاتیون اور ملکی خدمات پر مامور لوگون کی بیشمار عرضیان دن بدن چلی آرہی ہین - بدین درخواست کہ ہمکو بطور والنٹیرون کے فوج کے ساتھ شامل ہونیکی اجازت ملے - کل ایک چھوٹے سے گانون کے پاس سے میرا گذر ہوا جہان پچاس تندرست جوانون نے مسلمان فوج کے ساتھ شامل ہونے کے واسطے درخواست کی - کراویرا اور ایلاسونا کے درمیان سرحق سے آدھی راستہ پر مین گورنر کے ساتھ کھانا کھانے کے واسطے ٹھہرا - یہان ایک وسیع ہسپتال تیار ہورہا تھا - یہان کئی ایک کرپ توپین بھی مع سامان گولہ بارود کے موجود تھین یہان پہونچکر مین فوجی صدر مقام مین پہنچایا گیا - جہان ادہم پاشا کمانڈر انچیف غایت درجہ کی خوش خلقی سے میرے ساتھ پیش آئے - یہ اس موضع مین ایک چھوٹے سے مکان مین مقیم ہین - داڑھی رکھتے ہین - میانہ قد - اور عمر کوئی ۴۵ سال کی ہوگی - چہرہ سے متانت غایت خوش نمایان ہے - اور بھوری آنکھون سے فہم و فراست ٹپک رہی ہے - تھوڑی فرانسیسی بول لیتے ہین اور اپنا مطلب اچھی طرح ظاہر کرسکتے ہین +

عالی جناب حسین کامی بے آفندی ٹرکش قونصل متعینہ کراچی جنکا ذکر پچھلے ہفتہ کے اخبار مین بھی ہوچکا ہے - چند روز لاہور مین اقامت فرمانیکے بعد منگل گذشتہ ۲۷ - اپریل کی سہ پہر کو بغرض سیاحت امرتسر روانہ ہوئے - لاہور سے مولوی محبوب عالم صاحب اڈیٹر پیسہ اخبار - منیر ظفر علی صاحب اڈیٹر ناظم الہند - منشی شمس الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور و دیگر چند ایک معززین مشایعت کے لئے امرتسر تک اونکے ہمراہ تشریف لائے - شیخ غلام محمد صاحب مالک اخبار وکیل کو بذریعہ ٹیلیگرام وقت تشریف آوری کی اطلاع پہلے سے موصول ہوچکی تھی - وقت معینہ پر شیخ صاحب اور ایکسٹو دیگر معززین استقبال کیلئے پلیٹ فارم پر اور پبلک اس سے زیادہ مسلمان پلیٹ فارم سے باہر نصف میل تک پرا باندھ کر کھڑے تھے - قونصل موصوف پر ٹرین سے اترتے ہی پھولونکی بوچھار کیگئی - خلقت کی ہجوم سے گاڑی تک پہونچنا محال ہورہا تھا - آخر بمشکل تمام جناب ممدوح سٹیشن سے باہر تشریف لاکر دو اسپہ گاڑی پر سوار ہوئے اور شہر سے گذر کر امرتسر ہوٹل مین جہان شیخ غلام محمد صاحب کی طرف سے اس مہمان عزیز اور اونکے معزز ہمراہیونکی قیام کا انتظام کیا گیا تھا تشریف لیگئے - دوسرے دن عصر کی نماز شیخ خیر الدین صاحب مرحوم کی مسجد مین ادا فرمائی جہان تقریباً چار ہزار مسلمان جمع تھے - ناظم صاحب نے چند اصحاب کی درخواست پر اوس قصیدہ تہنیت کو جو بمقام شاہدرہ ڈنر پارٹی کے موقعہ پر پڑھا تھا یہان بھی پڑھا - جناب قونصل نے جمعہ کی نماز عیدگاہ والی مسجد مین ادا کی - نمازیونکی تعداد آٹھ نو ہزار سے کم نہ تھی - جمعہ کی شام کو سردار شیر احمد خانصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے سفیر ممدوح اعتمان خوانین موجودہ امرتسر اور چند دیگر معززین کو پرتکلف دعوت دی - ایک دو اور باحیثیت مسلمان بھی امیر المومنین کے ایلچی کو مدعو کرکے شرف اندوز صحبت ہوئے - اور آخر مین جناب قونصل نے ہر ایک مہمان کا شکریہ ادا کیا - دوسرے دن صبح کی گاڑی سے جناب قونصل اور اونکے ہمراہی لاہور تشریف لائے - اور دوپہر کے کھانے کے بعد ۱۱ بجے کی گاڑی سے واپس کراچی روانہ ہوگئے - راستہ مین ملتان کے معززین نے بھی جناب قونصل کی گاڑی کے ساتھ ملاقات کی - اور ملتان سے بھی ایک معزز وفد ہمراہ ہوگیا - جو کراچی تک ساتھ رہا - جناب قونصل کے ہمراہ ایک ترکی ڈاکٹر بھی ہین - جو ہمیشہ ہمراہ رہتے ہین - اور ہر ایک سٹیشن پر اترکر ہسپتال کا معائنہ کرتے ہین - جناب قونصل کے ہمراہ ایک ترکی ڈاکٹر بھی ہین - جو ہمیشہ ہمراہ رہتے ہین - اور ہر ایک سٹیشن پر اترکر ہسپتال کا معائنہ کرتے ہین

انتظام ہند کی نسبت لارڈ ربرٹس کی رائے اور اس پر ہمارا ریمارک

نمبر ۲

امکان غدر سے ہندوستان کی امن پسند اور صلح کل مخلوق کو برٹش گورنمنٹ کی نظرون مین مخدوش ٹہراکر ہمارے جنگی لاٹھ اپنی گورنمنٹ کو نہایت ہمدردی اور دلسوزی کے ساتھہ رائے دیتے ہین۔ کہ "اس سے غافل نہ رہا جائے"۔ برٹش گورنمنٹ کی متشکی نظرون مین ہمارے جنگی لاٹھہ کی یہ رائے اس مین شک نہین کہ نہایت دور اندیشانہ اور خیر خواہانہ رائے ہی۔ مگر اسکے ساتھہ ہی جب وہ رعایائے ہند کی طبایع پر نظر کرتی ہے اور اُن مین مشکل سے حس و ادراک کا اثر باقی پاتی ہے تو جنگی لاٹھہ کی یہ رائے اسکی نزدیک غیر ضروری ٹہیرتی ہی۔ جب وہ دیکھتی ہی کہ رعایا ہند اسکی سختیون کو صبر و شکر کے ساتھہ انگیز کرتی ہے اور سخت سی سخت ضوابط اور قوانین کی پابندی بہی وہ بلاکان بلائے اختیار کرلیتی ہے۔ اور زبان پر حرف شکایت تک بہی نہین لاتی تو وہ خود جان جاتی ہے کہ امکان غدر ہندوستان مین اب بالکل عنقا صفت ہی۔

ہمارے جنگی لاٹھہ مین جو فوجی اور جنگی اسپرٹ ہے اُس نے غدر جیسی مشکل اور جان بازانہ حرکت کو اُسکی نظرون مین ایک سہل اور آسان چیز ثابت کر دکھلایا ہے۔ لیکن فی الاصل اگر دیکھا جائے تو غدر کا بپا کرنا ہرایک کا کام نہین ہی۔ غدر کے لئے حد سے متجاوز جوش کی ضرورت ہی۔ غدر کیلئے عام مخلوق مین حس و ادراک کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

غدر کے لئے اس بات کی بہی سخت ضرورت ہے کہ غدر کرنیوالون مین زور و طاقت ہو اور ملک مین فساد بپا کرنیکے واسطے ان کے پاس نقض امن کے آلات و حربے ہون۔ اور سب سے بڑکر یہ کہ کوئی کہونٹا ایسا ہو کہ جس کے بل پر وہ تنگہر سکین خواہ بعد مین وہ اکہڑ ہی کیون نہ جائے۔ اور اسکے بل تنگہڑنے والے منہہ کے بل ہی کیون نہ آرہین۔ لیکن یہ سب باتین خدا کے فضل سے ہندوستان مین بالکل مفقود ہین ہندوستان کی موجودہ حالت کو نظر کرتے ہوئے کوئی زیرک اور مدبر شخص رعایائے ہندوستان پر غدر بپا کرنیکا جہوٹون بہی شبہ نہین کرسکتا۔ یہ ہمارے جنگی لاٹھہ ہی ہین کہ جنہون نے اپنی زندگی کے چالیس سال ہندوستان مین بسر کئے ہین اور ملک ہندوستان اور رعایائے ہند کا کافی تجربہ حاصل کرکے بیٹہے ہین اور پہر وہ امکان غدر کے متعلق اپنی عجیب غریب رائے کا اظہار کرتے ہین۔ اس سے صاف یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ برٹش گورنمنٹ کے وہ اعلیٰ اعلیٰ عہدہ دار کہ جو رکن گورنمنٹ کہی جاسکتی ہین ہندوستان مین آنکہین بند کرکے رہتے ہین۔ وہ ہم لوگونپر حاکم بنکر خواہ کتنے ہی زمانہ تک کیون نہ رہین لیکن وہ ہمارے ملک اور خود ہماری اصلی حالت سے واقف ہونیکی نہ کوشش کرتے ہین اور نہ انکو ہماری اصلی حالتون سے واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ وہ ہم کو قوم مفتوح سمجہکر ہم سے اس قدر الگ تہلگ رہتے ہین کہ جیسا انگلستان مین رہنے والا انگریز۔ جیسے وہ ہماری حالتون سے واقف نہین ہوسکتا ویسے ہی وہ ہندوستان مین رہکر ہماری حالتون سے واقف نہین ہوتے۔ برٹش قوم کی خودداری اور باتون مین قابل تعریف ٹہرتی ہو تو ٹہرتی ہو لیکن اس خصوص مین تو وہ سخت معیوب ثابت ہوتی ہے۔

برٹش قوم کی اداؤن پر جان دینے والے لوگ اسکی اس ادا پر خواہ کتنے ہی کیون نہ یہ کہین لیکن ہم تو ہندوستان مین انگریزون کی خودداری کے سخت مخالف ہین۔ اور ہماری مخالفت کی وجہ یہ ہی کہ انگریزون کو فاتح ہونیکی حیثیت سے ہندوستان کے لوگون پر جو تفوق حاصل ہی اُسکو مدنظر رکہکر ہمکو وہ حقیر و ذلیل سمجہتے ہین۔ اور جب ہم انکی نظرون مین حقیر و ذلیل ٹہر سکتے ہین تو وہ اپنی مشہور خودداری کو کام مین لاکر ہم لوگون سے سیدہے مُنہہ بات کرنا ہی اپنی کسرشان سمجہنے لگتے ہین۔ اور انکی یہ خودداری کہ جسکا وہ بے موقع اور بے محل استعمال کرتے ہین انکو ہم لوگون کی اصلی اور واقعی حالت سے واقف اور خبردار ہونیکا موقع نہین دیتی۔ اور جب وہ ہماری حالتون سے ناواقف اور ہماری طبایع سے ناآشنا ہوکر انتظام مملکت کرنے بیٹہتے ہین تو بہت سی غلطیان اُن سے سرزد ہوتی ہین۔ اور اسی ناواقفیت اور اجنبیت کے باعث ہم لوگون کی نسبت غلط رائے قایم کرگذرتے ہین۔ چنانچہ لارڈ ربرٹس نے جو امکان غدر کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی ہے وہ بہی اسی قبیل کی ایک بے وقعت رائے ہی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انکی اس قسم کی بے اصل اور غلط رائین گورنمنٹ انگریزی اور رعایائے ہند کے درمیان شک و شبہ۔ نفرت و حقارت ناراضی اور بددلی پیدا کرنیکے موجب ٹہرتی ہین اور حاکم و محکوم رعایا اور گورنمنٹ کے باہمی خیالات مین بلاکا زہریلا اثر پیدا کرنے والی ثابت ہوتی ہین۔ گورنمنٹ اپنی ناواقفیت اور اجنبیت کے باعث اپنی رعایا کی نسبت جس قسم کا خیال پکاتی ہے اُس کے مطابق وہ اسکے ساتھہ سلوک کرنے پر بہی مجبور ہوتی ہے اور گورنمنٹ کا سلوک چونکہ بعض ظنیات پر مبنی ہوتا ہے اسلئے وہ واقفیت کے بالکل خلاف آکر پڑتا ہے اور واقفیت کے خلاف ہونیکے باعث رعایا کے بالکل خلاف طبع ہوتا ہے۔ اور جس وقت رعایا اپنی طبیعتون کے خلاف گورنمنٹ کا سلوک دیکہتی ہے تو اُس وقت رحیم و کریم گورنمنٹ کا سلوک اُسکی نظرون مین خواہ نخواہ ہی ظالمانہ اور جابرانہ ثابت ہوکے رہتا ہی اور انتہا درجہ کی رحیم الطبع اور کریم النفس گورنمنٹ بہی اسکی نظرون مین قسی القلب سنگدل۔ ظالم و جابر ثابت ہوئے بغیر نہین رہتی۔ انگریزون کی وہ خودداری کہ جسکو وہ ہندوستان مین اپنی قومی خصوصیت کے طور پر کام مین لارہے ہین اُن سب باتون کی مورث ہے۔ جیسے گورنمنٹ کے دل مین رعایا کی سرکشی کا خیال بیٹہہ جانا اندیشہ ناک ہے ویسے ہی رعایا کے دل مین گورنمنٹ کیجانب سے ظلم و تعدی کا خیال گذرنا بہی کچہہ کم خطرناک نہین ہی۔ یہ کوئی ہمارا من گڑہ مسئلہ نہین ہی۔ بلکہ اسپر دنیا کے کل پولیٹیشن اور مدبر لوگون کا اتفاق ہے۔ مگر تعجب ہے کہ برٹش گورنمنٹ جو اپنے تدبر اور تفکر حکمرانی مین بیمثل سمجہی جاتی ہے وہ اس سے بالکل ہی بیخبر معلوم ہوتی ہے۔ اگر انگریزون کی اوندہی کہوپڑی مین خودداری کا جنون نہ سمایا ہوتا اگر انگریزون کی آنکہین ہندوستان مین آنیکے بعد فتحمندی کے نشہ سے خمار آلود ہوکر بند نہ ہوجایا کرتین تو لارڈ ربرٹس ہم مین اپنی زندگی کے چالیس سال تیر کرنیکے بعد ہم سے اسقدر اجنبی اور ہماری حالتون سے اس درجہ ناواقف نہ ہوتے کہ جسکی بنا پر انکو ہندوستان مین امکان غدر کی رائے ظاہر کرنے کی جرات ہوتی۔

جبتک انگریزون کے دماغ سے خودداری کا سودائے خام اور انکی نیلگون آنکہون سے فتح و نصرت کا خمار نہین نکلے گا اس وقت تک نہ ہم سے وہ میل جول پیدا کرین گے اور نہ ہماری اصلی حالتون سے واقف ہوسکین گے۔ اور جبتک وہ ہم سے الگ تہلگ رہکر ناواقف محض بنے رہین گے۔ اس وقت تک انکو ہماری حالتون کا اندازہ کرکے انتظام مملکت کے متعلق عمدہ تدابیر سوچنے مین کبہی کامیابی نصیب نہین ہوگی۔ +

امکان غدر کے متعلق لارڈ ربرٹس نے اپنی عجیب و غریب رائے کا اظہار کرکے اپنی نزدیک خواہ کتنی ہی خیر خواہی کیون نہ کی ہو۔ لیکن ہمارے خیال مین انہون نے اپنی اس رائے سے رعایائے ہند کے دل مین یہ بات بٹہلا کر کہ چاہے وہ برٹش گورنمنٹ کی وفاداری۔ اطاعت گذاری۔ اور فرمانبرداری کرتی کرتے مرہی کیون نہ جائے لیکن برٹش گورنمنٹ کی متشکی نظرون مین وہ اپنا اعتبار اور بہروسہ ایک سے لاکہہ تک نہین پیدا کرسکتے برٹش گورنمنٹ کی خیر خواہی نہین بلکہ حد درجہ کی بدخواہی کی ہی۔ لارڈ ربرٹس کو اگر فاتح قوم کی بجائے مفتوح قوم مین پیدا ہونا نصیب ہوتا اس وقت وہ جانتے۔ کہ مفتوح قوم کے دل پر ایسی حالت مین کیا گذرتی ہے کہ وہ تو اپنی فاتح قوم کو اپنا سردار اور حاکم سمجہکر ہر طرح پر اوسکی مرضی اور اُسکے منشاء کے مطابق چلنے کو اپنا فرض اور گورنمنٹ کی وفاداری اور اطاعت گذاری کو اپنا جزو ایمان سمجہتی ہی اور فاتح قوم اُسکو شک بہری آنکہون سے دیکہتی ہی اور گورنمنٹ اپنے برتاؤ اور سلوک سے اُسکو بالکل غیر معتبر اور ناقابل اعتماد اور بے بہروسہ ظاہر کرتی ہے۔ لارڈ ربرٹس سے اگر ممکن ہو تو وہ ہندوستان کی مخلوق کے دل مین دل ڈالکر دیکہین کہ اُنکے دلون کی کیا کیفیت ہے

خوشی کی بات ہے کہ لارڈ رابرٹس آگے چل کر گورنمنٹ سے اس بات کی سفارش کرتے ہین کہ رعایا کو خوش رکھا جائے۔ لیکن جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ غدر کے روکنے کی غرض سے آپنے رعایا کے خوش رکھنے کی ضرورت ثابت کی ہے تو خیال انگریزی قوم کی خودغرضی کیطرف منتقل ہوئے بغیر نہین رہتا۔ لارڈ رابرٹس رعایا کے خوش رکھنے کی ضرورت اسی لئے تسلیم کرتے ہین کہ کہین ناراض ہوکر وہ غدر نہ بپا کردے۔ اور ہندوستان سے انگریزون کی حکومت نہ جاتی رہے۔

اُن کے بیان سے یہ کہین نہین ثابت ہوتا کہ ہندوستان کی رعایا کی وفاداری اطاعت گذاری اور فرمانبرداری کی قدر کرکے انہون نے اُس کی خوش رکھنے کی ضرورت ظاہر کی ہے۔ کسقدر افسوس کی بات ہو کہ جب کبھی ہمارے فاتح قوم کے لوگون کے دلون مین ہمارے خوش رکھنے کا خیال پیدا ہی ہوتا ہے تو وہ اس طرح پیدا ہوتا ہے۔ یعنی اُس مین بھی وہ اپنے فایدہ کو مقدم رکھتے ہین۔ ہم لارڈ رابرٹس سے پوچھتے ہین کہ کیا ہندوستان کی رعایا کی وفاداری اور اوسکی اطاعت گذاری اُسکو اسکا مستحق نہین بنا سکتی کہ انگریزی گورنمنٹ اوسکو خوش رکھو۔ کیا اب ہندوستان کی لوگون کو اپنے لئے رعائتین اور من مانے سلوک کرانیکا ایک یہی ذریعہ رہگیا ہے کہ وہ آپ کے خیال کے مطابق ایسی بن جائین کہ جس سے گورنمنٹ کو اونکی طرف سے غدر کا اندیشہ پیدا ہو۔

ہندوستان کی رعایا اس طرح کی کمینہ خصلت نہین ہو کہ گورنمنٹ کے خلاف کوشش کرکے اپنے حقوق اونسے حاصل کرلے ہندوستان کی رعایا ایسی خودغرض نہین ہے کہ اپنے فایدہ حاصل کرنیکی غرض سے ملک کے امن وچین مین رخنہ ڈالے۔ ہندوستان کی رعایا اس قسم کی تدابیر کو روا رکھنے کے مقابلہ مین اپنی قسمتون پر شاکر رہنے کو زیادہ اچھا سمجھتی ہے۔

برٹش گورنمنٹ اگر انسداد غدر کی نیت سے ہندوستان کی رعایا کو خوش بھی رکھے تو اُس سے ہندوستان کی رعایا کبھی نہین خوش ہوسکتی۔ ہندوستان کی رعایا صرف اسطرح خوش رہ سکتی ہو کہ اُسکی سچی اطاعت گذاری وفاداری کی قدر کرکے برٹش گورنمنٹ اُسکو اپنی وفادار اور اطاعت گذار رعایا سمجھے۔ اور جیسا کچھ اعتبار اور بہروسہ دنیا کی گورنمنٹون مین وفادار اور اطاعت گذار رعایا پر ہوا کرتا ہے وہی اعتبار اور وہی بہروسہ اسپر بھی کیا جائے۔ یعنی جن باتون سے وہ اپنی بے اعتباری کے باعث محروم رکھی جاتی ہے اُن سے وہ محروم نہ رکھی جائے۔ برٹش بارن سبجکٹ[1] اور رعایائے ہند کے حقوق مساوی تسلیم کئے جائین۔ اور سب سے بڑھکر اس کے ساتھ اُن شہنشاہی وعدون کو پورا کیا جائے کہ جو ۵۷ء کے غدر کے بعد ۵۸ء مین ملکہ معظمہ قیصرہ ہند نے ایک شہنشاہی اعلان کے ذریعہ سے باندھی تھی۔

(از شیر دکن)

ٹرکی و مسلمانان ہند

مخدوم ومکرم بندہ۔ تسلیم بصد تعظیم۔

پیسہ اخبار مورخہ ۱۳۔ مارچ ۱۸۹۷ء مین میرے مخدوم مولوی ضیاء الدین صاحب کے خط درباب معاملات ٹرکی اور بعد ازان جو پرزور مضامین اوسی اخبار اور جناب کے اخبار موسوم بہ وکیل مین ترکی افواج کی نقل وحرکت کی بابت شایع ہوئے ہین اونہون نے میری دلپر بہت ہی اثر کیا ہے۔ چونکہ مولوی صاحب کی شہادت مضامین متذکرہ بالا کی نسبت عینی شہادت ہو اور وہ آجکل کے پالیٹکس سے بدرجہ اتم واقفیت رکھتے ہین اور پیسہ اخبار کے فاضل اڈیٹر کا ماخذ بمثل آپ کے صرف انگریزی اخبارات ہی نہین۔ بلکہ لوائنٹ ہیرلڈ۔ المؤید اور دیگر ترکی اخبارات سے حالات اخذ کئے جاتے ہین اسلئے سماعی خبرین جو ہمین ریوٹر اور اوسکے ذریات انگریزی اخبارات کے ذریعہ موصول ہوتی ہین انکا وقار میری دل سے مطلقاً کافور ہوگیا ہے۔ مین مسلمان ہون اور بسبب مسلمان ہونیکے مجھکو کل مسلمانان عالم سے بالعموم اور سلطان المعظم اور ٹرکی کے مسلمانان سے بالخصوص ایک خاص قسم کا قدرتی اور دلی تعلق ایسا ہے کہ ذراسی بات بھی جو انکے خلاف ہو میری طبیعت پر بہت ہی اثر کرتی ہے۔ اور کوئی وجہ نہین کہ میرے دلپر اور دیگر مسلمانان ہند کے دلون پر کیون اثر نہ کرے۔

جو کچھ مولوی صاحب نے مسلمانون اور یورپین طاقتون کا خاکہ کھینچا ہے وہ نہایت ہی موزون اور عین اصل حال ہے اور کوئی فرد بشر بھی جو مسلمانون کے اندرونی حالات سے واقف ہو مطلقاً انکار نہین کرسکتا کہ آجکل مسلمانون کی بحیثیت مجموعی نہایت ہی قابل افسوس حالت ہے۔ اور ساتھ ہی یہ امر بھی ظاہر ہوجاتا ہو کہ گذشتہ مسلمان اور انکا اسلام موجودہ مسلمانون اور انکے اسلام سے بدرجہا افضل تر تھا۔ سب سے زیادہ خوبی مرحوم مسلمانان گذشتہ مین یہ تھی کہ وہ سب کے سب صاحب درد تھے۔ اور اسلامی اخوت انکا اصول موضوعہ تھا۔ مگر سب سے زیادہ نقص اور ابتری موجودہ مسلمانون مین یہ ہو کہ کوئی ایسا مسلمان نظر نہین آتا جو دوسرے مسلمان بھائی کی بھلائی کو اپنی بہتری اور اسکے رنج کو اپنا رنج سمجھکر ہر طرح سے اوسکے درد کا شریک اور اوسکی مصیبت مین ہمدردی کرنے والا ہو۔

جن اصحاب نے یورپ دیکھا ہے وہ مولانا کی اس رائے سے کلیتاً متفق ہین کہ یورپ مین دکھاوا بہت ہو اور اصلیت بہت کچھ مفقود۔ جب یہ صورت ہو تو صرف مسلمان کے اسلامی اصولون پر عملی طور پر کاربند ہونے سے نہ صرف یورپ تہرا ہی سکتا ہے بلکہ اسکی قسمت کا فیصلہ بھی اوسیطرح ہوسکتا ہے جس طرح موسی وطارق کے ہاتھون سے اسپین کا ہوا تھا۔

ٹرکی کے حالات جو ابتک ہمین معلوم ہوئے ہین ان سے یہ بات تو ضرور ثابت ہوچکی ہو کہ آفات کا کچھ ٹھکانا نہین رہا۔ اور مصایب کا بادل بڑے زور وشور سے چھایا ہوا ہے۔ اور اگرچہ بعض طاقتہائے یورپ نے ابھی ظاہر طور پر مخالفت نہین کی مگر انکا آمادہ پرخاش نہ ہونا کچھ انکی ذاتی ہمدردی یا الفت ٹرکی پر منحصر نہین بلکہ اونہین اپنی جان کی ایسی پڑی ہوئی ہے۔ اور اپنے ذاتی منفعت اور حفظ ماتقدم کا ایسا خیال ہے کہ چندان قدم نہین بڑھا سکتی۔ مگر در اصل سگ زرد برادر شغال کے مصداق سے مسلمانونکو اب یہ نتیجہ صاف طور پر نکال لینا چاہیئے کہ پچھلے دو سالون سے ٹرکی کی سچی دوستی کل یورپین اقوام سے محو ہوگئی ہے۔ اور یہ نازک وقت ترکون پر انکی پالیٹکل یا تمدنی کمزوریون سے نہین آیا۔ بلکہ صرف اسی وجہ سے کہ ٹرکی کا حکمران مسلمان ہے۔ اور مسلمان بھی ایسا کہ جسکا ثانی موجودہ مسلمانان عالم مین ملنا ممکن نہین۔ بلکہ یہ کہنا کچھ بیجا نہ ہوگا کہ وہ شخص اپنی آپ ہی نظیر ہے۔

آرمینیا کا معاملہ تو خدا خدا کرکے سلطان المعظم کی مدبرانہ مآل اندیشی نے نہایت ہی خوش اسلوبی سے ٹالدیا تھا۔ مگر انگریزون کو مصر سی موٹی مرغی کا ہضم ہونا۔ روس کو ڈارڈینلز مین جنگی جہازات کی اجازت ہونا یونان کو کریٹ کا لپکا۔ فرانس کو میڈیٹرینین مین رسوخ حاصل کرنے کا خیال اور اٹلی کو حبش کی شکست کے داغ کو مٹانے کی ہوس نے آرمینیا سے کل عالم کی توجہ کریٹ کی طرف مبذول کردی۔ اور یورپین اقوام کے فارن آفسون کے اخوان الشیاطین نے اپنی شیطانیون کا جلوہ جزیرہ کریٹ مین نہایت ہی آب وتاب سے دکھایا ہے۔

کریٹ مین عیسائیون نے حضرت عیسیٰ کے اس قول کی کہ "اگر کوئی شخص تیرے ایک خسارہ پر تہپڑ مارے۔ تجھکو لازم ہے کہ دوسرا رخسارہ بھی اُسکے آگے کردے" اچھا نمونہ دکھایا ہے۔ اور اپنے تین مین سے ایک خدا کے حکم کی تعمیل بجائے اثبات کے نفی مین خوب ہی کر دکھائی ہے۔ اور آجکل کے حالات سے یہ امر بھی پایہ ثبوت کو پہونچ چکا ہے کہ عیسائیون کی دست تعدی سے مسلمان رعایا کریٹ بڑی بیرحمی سے ذبح ہوکر راہی ملک بقا ہورہی ہے۔ اور عیسائی علانیہ طور پر سلطانی حکومت کا جوا کندھے سے اُتارنے کی کوشش کررہے ہین۔ خدانخواستہ اگر یہی کیفیت رہی تو یکم مئی ۱۸۹۷ء کو سن لینگے کہ کریٹ و دیگر جزائر ٹرکی کو یورپ والے ہڑپ کرگئے ہین۔

کریٹ اور یونان کے مفسدہ پرواز عیسائیون کی امداد کے لئے کل دنیا کے عیسائی چندہ جمع کررہے ہین اور بعض اس سے بھی بڑھکر والنٹیر بھیجنے اور سامان جنگ بہم پہونچانے سے انکے حوصلے بڑھا رہے ہین۔ مگر نہایت افسوس ہو کہ ہندوستان کے مسلمان کچھ ایسے غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہین اور انکے دل ایسے پتھر ہوگئے ہین کہ باوجود سلطنت عثمانیہ کے مصیبت زدہ مسلمانون کی دردناک آوازون اور رونے کے

[1] برطانیہ نژاد رعایا۔

یتیم بچون اور بیواؤن کی دل ہلا دینے والی آہ و بکا کے کروٹ تک نہین بدلتے - گو مین بہت کم سن تہا مگر مجہے اچہی طرح سے یاد ہے - کہ پچہلے جنگ روم و روس مین فراہمی چندہ وغیرہ مین مسلمانان ہند نے بہت ہی گرمجوشی اور حمیت اسلامی کا عملی نمونہ دکہایا تہا - مگر اس موقعہ پر کچہہ ایسی تقدیر پلٹی ہے کہ قریباً سب کے سب پنبہ بگوش نظر آتے ہین - اس منحوس انقلاب کا اصل باعث ایک تو اخبارات کی کم توجہی اور دوسرا یہ کہ جو لوگ آجکل مسلمانون کے لیڈر بنے ہوئے ہین اونکی زہریلی اور خوشامدی تعلیم نے مسلمانون کے خیالات ایسے بودے اور انکی ہمتین بیہودہ اور بیجا خطرات کے اندیشون سے ایسی پست کر دی ہین - کہ اگر یہی تعلیم ان لیڈرون کی اور یہی حالت مسلمانون کی کچہہ عرصہ اور رہی تو مسلمان جرات - آزادی اور استقامت دین سے ایسے بہاگین گے جیسے بنگالی تلوار سے یا عیسائی توحید سے - لارڈ سالسبری تو درکنار اگر گلیڈسٹون جسکے حق مین مولانا حیرت نے کسی زمانہ مین کسی اوستاد کا شعر نقل کیا تہا کہ ؎

ناخلف را ہمچو تو در صلب آدم دیدہ بود
زان سبب ابلیس ملعون سجدہ بر آدم نکرد

ایسے دشمن اسلام شخص کے بہی شصت سالہ جوبلی کا اعلان دیا جائے تو یقیناً دیکہہ لیجئے گا کہ ہمارے مسلمان نجم الہند شہر بشہر اور شہرون مین کوچہ بکوچہ فراہمی چندہ کے لئے کمیٹیان کرنے کو تیار ہین - بنگالیون اور کانگرس والون کے حق مین اگر کچہہ تبرے سُننے ہون تو قبلہ سرسید صاحب ابہی لکچر دینے کو مستعد ہین علیگڈہ مین اگر کسی اور مہدی منزل کی بنیاد قایم کرنی ہو تو ہمارے محسن الملک ابہی کوہ ہمالہ سے راس کماری تک تمام ہندوستان کا چکر لگانے کو کمربستہ ہین پانچ چہہ گہنٹون کے لئے اگر لفظی بلاغت یا فصیح مگر بے سروپا اور بے اصل تقریرون سے طبیعت کو خوش کرنا ہو تو مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کو علیگڈہ کے سٹریچی ہال یا انجمن حمایت اسلام لاہور کے کالج کے صحن مین گرجتے ہوئے دیکہئے گا - مستورات کے اگر بین سننے ہون تو حالی صاحب موجود ہین - اگر کسی گورنر جنرل صاحب کو ایڈریس دینا ہو یا کسی ہندو راجہ کا استقبال کرنا ہو تو ہمارے خان بہادر سب سے پہلے پلیٹ فارم پر موجود ملین گے - مگر افسوس اور سخت ہی شرم کی بات ہے کہ اس موقع پر جبکہ اسلامی سطوت اسلامی حکومت اور اسلامی عزت پر آفت نازل ہو رہی ہے اور خلیفۃ المسلمین محافظ کعبہ مقدسہ و مدینہ منورہ پر عیسائی محض کمینہ پن سے حملہ کر رہے ہین اور ہزارہا بیگناہ مسلمانون کے خون مین سفاک اور بے رحم یونانیون کی سنگینین تر ہو رہی ہین - اور یہودیون تک بہی حضرت سلطان المعظم اور مسلمانان روم کی مدد کے لئے چندہ کر رہے ہین - ہماری قوم پر جان دینے والے مسلمان لیڈر ایسے خاموش ہین اور ایسے مزے سے مسلمانون کی تباہی کا تماشا دیکہہ رہے ہین کہ صدائے برنخواست کا سا عالم ہو رہا ہے -

شیخ سعدیؒ کے قول "دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست + در پریشان حالی و درماندگی" کا اطلاق صرف دوست تک ہی محدود ہے - مگر اسلامی اخوت دوستی کی حد سے بہت بڑہی ہوئی ہے - اور اسکے رو سے مسلمانون پر لازم ہے کہ سلطان المعظم کی رعایا کی جنہین ہماری طرح مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہے اور خود سلطان کی جو خلیفۃ المسلمین ہین - خدمت - ہمدردی اور اعانت مین کوئی امر باقی نہ رکہا جائے - اور قلمی - قدمی - دامی - درمی بلکہ جان سے بہی انکی مدد کو کمربستہ ہو جائین - اور اپنی زندگی اور عزت اسی بات مین سمجہین کہ ٹرکی کے مسلمان معزز و ممتاز رہین - والا ہماری زندگی کا خاتمہ بہی مناسب ہے کہ انکی زندگی کے ساتھ ہی ہو جائے - کیونکہ من حیث القوم انکی عزت سے ہماری عزت اور انکی ذلت مین ہماری ذلت ہے اپنے دین اور اپنی آزادی و حرمت کی حفاظت مین جان دینا ہر ایک بہادر شخص کے لئے ذلیل اور بے دین کہلانے سے افضل و اعلےٰ ہے - اور مجہے امید قوی ہے کہ سچے مسلمان اب بہی عزت کی موت کو خفت کی زندگی سے بدرجہا بہتر سمجہتے ہین -

دنیا عالم اسباب ہے اور کوئی عملی نتیجہ جبتک اسکے اسباب مہیا نہ کئے جائین مطلقاً ظہور پذیر نہین ہوتا - اسلئے اس آفت ناگہانی کے دور کرنیکے لئے لازم ہے کہ ایسے اسباب فراہم کئے جائین کہ جن سے نہ صرف گذشتہ کی ہی تلافی ہو بلکہ آیندہ کے لئے بہی کوئی اندیشہ نہ رہے - ایسے مقاصد کے لئے صرف لفظی ہمدردی کافی نہین ہے

ضرور ہے کہ عملی طور پر کل دنیا کے مسلمان بلحاظ اخوت اسلامی ایک دوسرے کے شریک رنج و راحت ہون - اگر مسلمان کو اپنے دین برحق اور خدائے واحد کی توحید اور اپنے سچے نبیؐ کی رسالت کو برقرار رکہنا منظور ہے تو انکو چاہئے کہ خواب خرگوش سے بیدار ہون اور جایز وسایل سے جو تباہی اور مصیبت آجکل مسلمانان ٹرکی پر نازل ہو رہی ہے اسکے دور کرنے کے لئے سعی بلیغ فرماوین -

سب سے پہلے یہ امر لازمی ہے کہ کل مسلمان اخبارات بلا امتیاز اختلافات فرقہ و ملت ٹرکش کاز کہ اپنا کامن کاز قرار دیکر جس قدر انکے دل و دماغ بہتری کے وسایل اخذ یا ایجاد کرنے مین مدد دے سکتے ہین اونہین قلم کے ذریعہ اخباری لباس پہنائین - اور ہندوستان کو شمال سے جنوب اور برہما سے لنڈی کوتل تک اپنے خیالات اور تدابیر سے نہ صرف آگاہ ہی کرین بلکہ جو کچہہ آجکل ہو رہا ہے اسکی تصویر عام طور پر لوگون کے دلون پر منقش کر کے اونہین بہی اس طرف اوبہارین - اور غفلت کے پردے جو انکے کانون اور آنکہون پر پڑے ہوئے ہین دور کر دین -

دوئم یہ امر بہی لازمی ہے کہ کل بڑے بڑے شہرون مین کمیٹیان اس قسم کی قایم کیجائین جو مصایب کے رفع کرنے اور بہتری اور امن کے قایم کرنیکے عملی وسایل سوچین اور ان عملی وسایل کو نہ صرف ہندوستان مین ہی شایع کرین بلکہ گورنمنٹ انگلشیہ اور دیگر گورنمنٹ ہائے یورپ کو بہی ان سے کما حقہ اطلاع کر کے اپنی بات کے منانے کی کوشش کرین - اور یورپ کو اخراجات و نقصان سے اور خلق اللہ کو ہلاکت سے بچا کر عند اللہ ماجور ہون - اس امر پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا کہ مسلمان کیون اپنے مذہبی معاملات پر غور و فکر کرتے ہین - اور نہ کبہی گورنمنٹ انگریزی کا یہ منشا ہے کہ کسی فریق یا ملت کے مذہبی معاملات مین دست اندازی کرے - جب سچے مسلمان اور راستباز شخص کی ہر جگہہ عزت ہوتی ہے تو کوئی وجہ نہین کہ صاف گو - نیک روش اور صادق البیان والعمل مسلمانون پر گورنمنٹ کسی قسم کا اعتراض کر سکے - اس امر کی شہادت آسانی سے ملسکتی ہے کہ ہمارے راستی اور آزادی پسند فرمانروا خوشامد اور چاپلوسی کرنے والونکو نہ صرف حقیر ہی سمجہتے ہین بلکہ اس قوم کا بہی جس مین ایسے لوگ کثرت سے ہون اعتبار اوٹہہ جاتا ہے -

علاوہ امور متذکرہ بالا کے ہندوستان پر اب لازمی ہے اور ضرورت نے بہی اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ چندہ فوراً جمع کر کے ٹرکی کو بہیجا جائے - فراہمی چندہ مین تساہل کرنا گویا مسلمانان ٹرکی کی ہلاکت مین قطعی اعانت کرنا ہے - قسطنطنیہ کے عیسائی - ٹرکش ایمپائر کے یہودی - مصر کے سوداگر تک تو چندہ کر کے گورنمنٹ کو ضروریات حربیہ کیلئے برگ سبز است تحفۂ درویش کا فخر حاصل کر لین - اور ہم ہندوستان کے مسلمان مسلمان کہلائین اور اپنے بیکس اور مظلوم مسلمان بہائیون کی مصیبت مین انکی امداد سے پہلو تہی کر جائین پہر کس منہہ سے خدا و رسول کے سامنے ہم مسلمانی کا دعوےٰ کر سکینگے -

آپکے اخبار مین چند اصحاب کے نام نامی شایع ہوئے تہے جنہون نے کچہہ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تہا - مگر افسوس ہے کہ نہ تو اب تک روپیہ ہی وصول ہوا اور نہ کوئی وصول شدہ روپیہ کے بہیجنے کی سبیل ہی قایم ہوئی - مین خود بہی منتظر ہون کہ اگر کوئی محفوظ طریقہ روپیہ بہیجنے کا معلوم ہو جائے تو ایک الف ہزار روپیہ فوراً حاضر کر دون چنانچہ اسکی بابت مین نے خط و کتابت بہی شروع کر دی ہے - مگر میری رائے مین فرداً فرداً بہیجنے سے یکجا ایک نہایت ہی معقول رقم کا بہیجنا نہ صرف بہیجنے والون کی عزت کو ہی دوبالا کرتا ہے - بلکہ ضروریات بہی آنے سے پوری ہو سکتی ہین - آخر مین مین دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم حضرت خلیفۃ المسلمین کو دشمنون پر فتح و نصرت دے اور انکے اعدا ہمیشہ مقہور و مغضوب رہین - آمین ثم آمین -

آپکا خادم - حکیم امین الدین ایڈووکیٹ قصہ خوانی پشاور -

دہلی ۲۵ - اپریل دوپہر کو کوچہ پنڈت مین ایک ہندو برف والہ کچہہ سفید چیز سبیل کے مٹکے مین ڈالتے ہوئے پکڑا گیا - بعد تحقیقات اسکے پاس سے ایک پڑیا اور بہی برآمد ہوئی - پولس نے دو سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا - مگر حکام بالا نے مزید تحقیقات کا حکم صادر فرمایا ہے - شبہ زہر ہے - آجکل زہر کی بابت بہت غل ہے - بتاریخ ۲۶ - اپریل بیرون اجمیری دروازہ ایک مزدور کو کہودتے ہوئے مبلغ ۲۶ روپیہ بسکہ محمد شاہی اور کسیقدر نقرئی زیور ملا - جو آج صاحب ڈپٹی کمشنر کے سامنے ٹون ہال مین پیش ہوا - بعد ملاحظہ حکم داخل خزانہ ہوا -

تار کی خبرین

ایتھنز - ۲۴ - اپریل - یونان کی دھجیان اُڑ گئین - یہان نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ یونانی اب مقام فرسالہ مین بہاگ کر آگئے ہین - اور وہان اپنی فوجین جمع کر رہے ہین - کیونکہ ٹرنادوس اور لاریسا کا خالی کرنا اب اُنہون نے ناگزیر سمجہہ لیا ہے ✤

لنڈن - ۲۴ - اپریل - آدھی رات - ڈیوک آف سپارٹا سب سے پہلے لاریسا چھوڑ کر چلدیئے - اور اسطرح اس بہاگنے کی اُنسے ابتداء ہوئی ہے (یہ حضرت وہ ہین جو اس لڑائی مین پیش قدمی فرماکر ہیرو بنے تھے - اور میدانِ کارزار مین تشریف لیگئے تھے - افسوس ہے کہ میدانِ جنگ مین پہونچنے ہی نہ پائے کہ لاریسا سے ہی بہاگ کہڑے ہوئے - وکیل) ✤

ترکون نے یونانیون کی بڑہتی ہوئی فوج کو ایپی رس مین روک دیا ہے ✤

کریٹ کی حالت - اہل کریٹ اور یونانی کینڈیا کی ناکہ بندی کیئے ہوئے ہین - جنرل چرمسائیڈ نے کمک طلب کی ہے - دو تازہ اٹالین بٹالین اور ایک باٹری توپ خانہ کینیا مین پہنچ گئی ہے ✤

دشمن سے جاملے - قسطنطنیہ سے رپورٹ آئی ہے کہ چار البانین بٹالین نے بغاوت کی اور یونانیون سے جاملین ✤

باغی البنی - جینا مین جو البنی باغی ہین وہ شہر پر حملہ کرنے کی دہمکی دے رہے ہین - اور عیسائیون کی سلامتی معرضِ خطر مین ہے ✤

ایپی رس مین لڑائی - کل شام کو ایک یونانی بٹالین ۴ گہنٹہ تک ایک زبردست ترکی فوج سے پگاڈیا مین مصروفِ کارزار رہی - جو آرٹا اور جینیا کے مابین ہے - نتیجہ غیر فیصل رہا - یونانیون کے ۱۵۰ مارے گئے ✤

لنڈن - ۲۵ - اپریل - یونانیون کا بھاگنا - ترکون نے ٹرنادوس پر قبضہ کرلیا - اور لاریسا کے مضافات مین پہونچگئے ہین جسکو یونانی خالی کرکے چلے گئے ہین - مگر جانیسے پہلے قلعہ کی توپون مین میخین ٹھوک گئے اور گولہ بارود لیگئے - یونانیونکی مراجعت بالکل باقاعدہ اور باترتیب تھی - ادھم پاشا کی فتح انکے رسالہ سے منسوب کیگئی ہے ✤

لنڈن - ۲۶ - اپریل - یونانیون کا ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ جانا - ترکون نے لاریسا پر قبضہ کرلیا ہے - اور انکا بیان ہے کہ یونانی سامانِ جنگ چھوڑ کر بہاگ گئے ہین -

ترکون کی فیصل فتح - ۶ دن کی لگاتار لڑائی کے بعد جمعہ کو آخر کار ایک فیصل کن جنگ ہوئی جس کا شام کو یہ نتیجہ ہوا کہ یونانیون کو شکست فاش ہوئی جسکی وجہ زیادہ تر ترکون کا کثیر التعداد ہونا ہے ✤

یونان بھاگتا ہے - ترک آگے بڑھ رہے ہین - اس کے بعد یونانی بہاگ کھڑے ہوئے اور ترک آگے بڑہنے لگے -

دول یوروپ بیچ بچاؤ کرین - سفارتی حلقون مین افواہ ہے کہ اب طاقتین بیچ بچاؤ کرینگی اور جنگ کا خاتمہ کردین گی ✤

کلکتہ - ۲۶ - اپریل - بلگیریا اور جنگ - بلگیریا یونان سے اپنے تعلقات قطع کرنیسے انکاری ہے ✤

بمبئی - ۲۶ - اپریل - ہندوستان کے یونانیون کا ایتھنز کیواسطے روانہ ہونا کئی یونانی جن کا تعلق یہان تجارتی کوٹہیون سے ہے سنیچر کے دن ایتھنز کو روانہ ہوگئے ہین - کہ وہان رجمنٹون مین شامل ہوکر میدانِ جنگ کو جائین - تجویز تھی کہ یہ روانگی ایک عام جلوس کیصورت مین اداء کی جائے - مگر معقول وجوہات کے باعث اسکی تعمیل نہ کیگئی ✤

لنڈن - ۲۶ - اپریل - جنگ روم و یونان - یونانیون کی شکست جمعہ کو جو جنگ ہوئی وہ مقام ماتی پر ہوئی تھی جو ٹرنوداس سے تین میل جانبِ شمال ہے - یونانیون کی بہاگ اون کے واسطے پرلہ درجہ کی تباہی خیز اور بربادی انگیز تھی - ترکی رسالہ نے انکا تعاقب کیا اور یونانیون کا بہت کشت و خون ہوا - ریوٹر کے خاص نامہ نگار اور نامہ نگار بال بال بچے -

پگاڈیا (واقعہ پائیرس مین) یونانیون کو سخت زک کا سامنا ہوا - ۵۰۰ جوان زخمی ہوئے اور مارے گئے انمین انگریزی والنٹیر کلیمنٹ ہیرس بھی مارا گیا جو اڈمرل ہیرس کا بھتیجا تہا ✤

لنڈن - ۲۷ - اپریل - انگلینڈ کی خواہش - کل رات ہاؤس آف کامنز (دار العوام) مین مسٹر بالفور نے سر ولیم ہارکورٹ کو جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ گریٹ برٹن کی عین خواہش ہے کہ جس وقت مناسب موقعہ پیش آئے - روم و یونان مین اپنی ثالثی پیش کرے ✤

لنڈن - ۲۶ - اپریل - لفٹننٹ ایلوف جس پر ملکہ معظمہ کی شان مین گستاخی اور ہتک کے کلمات نکالنے کا الزام لگایا گیا تہا - اور جس کا مقدمہ پریٹوریا مین پیش تہا شہادت کے اختلاف کے باعث بری کئے گئے ✤

ایتھنز - ۲۶ - اپریل - ڈیوک آف سپارٹا کی بازطلبی - افواہ ہے کہ ڈیوک آف سپارٹا کو معہ سٹاف کے گورنمنٹ یونان نے واپس بلالیا ہے ✤

لنڈن - ۲۷ - اپریل - فرانس اور بالائے نیل - مسٹر کرزن نے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ یہ رپورٹ صحیح نہین کہ فرانسیسی فوج نے ایک حصہ بحر الغزال پر تصرف کرلیا ہے - اور اسپر اتنا اور اضافہ کیا کہ مصر کو جو دعاوی بالائے نیل کے متعلق تھے انمین سے وہ کسی ایک سے بھی دست بردار نہین ہوا ہے ✤

ایضاً - جنوبی افریقہ کیواسطے توپ خانہ - میدانی توپ خانہ کی تین باٹریون کو اگلے مہینے جنوبی افریقہ جانے کا حکم ملا ہے ✤

لنڈن - ۲۶ - اپریل - شہنشاہ آسٹریا اور زار روس - شہنشاہ فرانس جوزف (والیئے آسٹریا) وائینا سے زار روس کی ملاقات کو سینٹ پیٹرز برگ گئے ہین ✤

بمبئی - ۲۷ - اپریل - عملداری پرتگال سے طاعون کی ہولناک حالات سننے مین آرہے ہین - دمن سے خبر آئی ہے کہ یہان کے گورنر صاحب پر عجیب ہیبت طاری ہے - یہ معہ اعلیٰ افسرون کے محل مین دربند رہتے ہین جب خطوط و مراسلات وغیرہ آتے ہین تو اون کو ایک دست پناہ سے پکڑتے ہین اور اسی طرح پڑہا کرتے ہین - ان کے سیکرٹری انکو پہلے سے ہی کھول دیتے ہین - وبائے طاعون اور قحط نے لوگون کو بری طرح سہما دیا ہے - تاجر گروہ بنیا اور گولا قریباً معدوم ہونے لگا ہے - دوکانین سب بند ہین - پارچہ بافون - نجارون اور درزیون پر بھی سخت مصیبت لاحق ہو رہی ہے جب سے طاعون پھوٹا ہے قریباً نصف مرچکے ہین - برہمن اور حکیم بھی ایک تہائی کے قریب مرگئے ہین - صرف وہ بچے ہین جن کو طاعونی ٹیکا لگایا جاچکا ہے - ہندو مزدور اور مسلمان سخت مصیبت اُٹہا رہے ہین - اور لوگون مین پرلے درجہ کی شورش پھیلی ہوئی ہے ✤

لنڈن - ۲۷ - اپریل - جنگ روم و یونان - ایتھنز مین عام خیال - ایتھنز مین اضطراب اور بے اطمینانی خوفناک درجہ تک پھیلی ہوئی ہے - لوگون کا عام خیال ہے کہ ماتی سے یونانی فوج قبل از وقت پسپا ہوئی - شاہی خاندان کے اراکین کی حالت خطرناک ہے - اخبار سٹنڈرڈ لکہتا ہے کہ تمام خاندان نے موقعہ ضرورت پر شہر چھوڑ کر چلے جانیکا تمام سامان درست کرلیا ہے -

سٹاف پر بزدلی کا الزام - کرنل مولنکی ڈیوک آف سپارٹا کے سٹاف کا نیا سردار مقرر ہوا ہے ڈیوک آف سپارٹا واپس نہین بلائے گئے - مسٹر رالی سرگروہ فریق مخالف کی تحریک پر صرف سٹاف واپس بلایا گیا تہا - مسٹر رالی نے عام خیالات کی رو اپنے حق مین پھیر لی ہے - اور سٹاف پر بزدلی اور نامردی کا الزام لگایا گیا ہے ✤

شام کے دھندلے مین یونانیون کو ماتی سے بہاگنے کا حکم ملا تھا - سخت ہلچل مچگئی - اندہیرے مین یونانی کمپنیون نے پیچھے پہر پہر کر اپنی ہی پیچھے آتی ہوئی فوج پر گولیان برسائین ✤

ایتھنز - ۲۷ - اپریل - آج یہان کسی قدر جوش کم ہے - مجلس وزارت طلب کیگئی ہے - اور بادشاہ مخالف پارٹی کے سرگروہون سے مشورہ کر رہے ہین - جو اس پر مصر ہین کہ پہلا فرض گورنمنٹ کا یہ ہونا چاہیئے - کہ فوج کا انتظام از سر نو درست کیا جائے ✤

لنڈن - ۲۸ - اپریل - ٹرکی فوج کے ساتھ جو ریوٹر کا خاص نامہ نگار تھا وہ اسکی تصدیق کرتا ہے کہ جن

یتیم بچون اور بیواؤن کی دل ہلا دینے والی آہ و بکا کے کروٹ تک نہین بدلتے - گو مین بہت کم سن تہا مگر مجہے اچہی طرح سے یاد ہے - کہ پچہلے جنگ روم و روس مین فراہمی چندہ وغیرہ مین مسلمانان ہند نے بہت ہی گرمجوشی اور حمیت اسلامی کا عملی نمونہ دکہایا تہا - مگر اس موقعہ پر کچہہ ایسی تقدیر پلٹی ہے کہ قریباً سب کے سب پنبہ بگوش نظر آتے ہین - اس منحوس انقلاب کا اصل باعث ایک تو اخبارات کی کم توجہی اور دوسرا یہ کہ جو لوگ آجکل مسلمانون کے لیڈر بنے ہوئے ہین اونکی زہریلی اور خوشامدی تعلیم نے مسلمانون کے خیالات ایسے بودے اور انکی ہمتین بیہودہ اور بیجا خطرات کے اندیشون سے ایسی پست کر دی ہین - کہ اگر یہی تعلیم ان لیڈرون کی اور یہی حالت مسلمانون کی کچہہ عرصہ اور رہی تو مسلمان جرات - آزادی اور استقامت دین سے ایسے بہاگین گے جیسے بنگالی تلوار سے یا عیسائی توحید سے - لارڈ سالسبری تو درکنار اگر گلیڈسٹون جسکے حق مین مولانا حیرت نے کسی زمانہ مین کسی اوستاد کا شعر نقل کیا تہا کہ ؎

ناخلف را ہمچو تو در صلب آدم دیدہ بود
زان سبب ابلیس ملعون سجدہ بر آدم نکرد

ایسے دشمن اسلام شخص کے بہی شصت سالہ جوبلی کا اعلان دیا جائے تو یقیناً دیکہہ لیجئے گا کہ ہمارے مسلمان نجم الہند شہر بشہر اور شہرون مین کوچہ بکوچہ فراہمی چندہ کے لئے کمیٹیان کرنے کو تیار ہین - بنگالیون اور کانگرس والون کے حق مین اگر کچہہ تبرے سُننے ہون تو قبلہ سرسید صاحب ابہی لکچر دینے کو مستعد ہین علیگڈہ مین اگر کسی اور مہدی منزل کی بنیاد قایم کرنی ہو تو ہمارے محسن الملک ابہی کوہ ہمالہ سے راس کماری تک تمام ہندوستان کا چکر لگانے کو کمربستہ ہین پانچ چہہ گہنٹون کے لئے اگر لفظی بلاغت یا فصیح مگر بے سروپا اور بے اصل تقریرون سے طبیعت کو خوش کرنا ہو تو مولانا حافظ نذیر احمد صاحب کو علیگڈہ کے سٹریچی ہال یا انجمن حمایت اسلام لاہور کے کالج کے صحن مین گرجتے ہوئے دیکہئے گا - مستورات کے اگر بین سننے ہون تو حالی صاحب موجود ہین - اگر کسی گورنر جنرل صاحب کو ایڈریس دینا ہو یا کسی ہندو راجہ کا استقبال کرنا ہو تو ہمارے خان بہادر سب سے پہلے پلیٹ فارم پر موجود ملین گے - مگر افسوس اور سخت ہی شرم کی بات ہے کہ اس موقع پر جبکہ اسلامی سطوت اسلامی حکومت اور اسلامی عزت پر آفت نازل ہو رہی ہے اور خلیفۃ المسلمین محافظ کعبہ مقدسہ و مدینہ منورہ پر عیسائی محض کمینہ پن سے حملے کر رہے ہین اور ہزارہا بیگناہ مسلمانون کے خون مین سفاک اور بے رحم یونانیون کی سنگینین تر ہو رہی ہین - اور یہودیون تک بہی حضرت سلطان المعظم اور مسلمانان روم کی مدد کے لئے چندہ کر رہے ہین - ہماری قوم پر جان دینے والے مسلمان لیڈر ایسے خاموش ہین اور ایسے مزے سے مسلمانون کی تباہی کا تماشا دیکہہ رہے ہین کہ صدائے برنخواست کا سا عالم ہو رہا ہے -

شیخ سعدیؒ کے قول "دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست + در پریشان حالی و درماندگی" کا اطلاق صرف دوست تک ہی محدود ہے - مگر اسلامی اخوت دوستی کی حد سے بہت بڑہی ہوئی ہے - اور اسکے رو سے مسلمانون پر لازم ہے کہ سلطان المعظم کی رعایا کی جنہین ہماری طرح مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہے اور خود سلطان کی جو خلیفۃ المسلمین ہین - خدمت - ہمدردی اور اعانت مین کوئی امر باقی نہ رکہا جائے - اور قلمی - قدمی - دامی - درمی بلکہ جان سے بہی انکی مدد کو کمربستہ ہو جائین - اور اپنی زندگی اور عزت اسی بات مین سمجہین کہ ٹرکی کے مسلمان معزز و ممتاز رہین - والا ہماری زندگی کا خاتمہ بہی مناسب ہے کہ انکی زندگی کے ساتھ ہی ہو جائے - کیونکہ من حیث القوم انکی عزت سے ہماری عزت اور انکی ذلت مین ہماری ذلت ہے اپنے دین اور اپنی آزادی و حرمت کی حفاظت مین جان دینا ہر ایک بہادر شخص کے لئے ذلیل اور بے دین کہلانے سے افضل و اعلےٰ ہے - اور مجہے امید قوی ہے کہ سچے مسلمان اب بہی عزت کی موت کو خفت کی زندگی سے بدرجہا بہتر سمجہتے ہین -

دنیا عالم اسباب ہے اور کوئی عملی نتیجہ جبتک اسکے اسباب مہیا نہ کئے جائین مطلقاً ظہور پذیر نہین ہوتا - اسلئے اس آفت ناگہانی کے دور کرنیکے لئے لازم ہے کہ ایسے اسباب فراہم کئے جائین کہ جن سے نہ صرف گذشتہ کی ہی تلافی ہو بلکہ آیندہ کے لئے بہی کوئی اندیشہ نہ رہے - ایسے مقاصد کے لئے صرف لفظی ہمدردی کافی نہین ہے ضرور ہے کہ عملی طور پر کل دنیا کے مسلمان بلحاظ اخوت اسلامی ایک دوسرے کے شریک رنج و راحت ہون - اگر مسلمانون کو اپنے دین برحق اور خدائے واحد کی توحید اور اپنے سچے نبیؐ کی رسالت کو برقرار رکہنا منظور ہے تو انکو چاہئے کہ خواب خرگوش سے بیدار ہون اور جایز وسایل سے جو تباہی اور مصیبت آجکل مسلمانان ٹرکی پر نازل ہو رہی ہے اسکے دور کرنے کے لئے سعی بلیغ فرماوین -

سب سے پہلے یہ امر لازمی ہے کہ کل مسلمان اخبارات بلا امتیاز اختلافات فرقہ و ملت ٹرکش کاز کہ اپنا کامن کاز قرار دیکر جس قدر انکے دل و دماغ بہتری کے وسایل اخذ یا ایجاد کرنے مین مدد دے سکتے ہین اونہین قلم کے ذریعہ اخباری لباس پہنائین - اور ہندوستان کو شمال سے جنوب اور برہما سے لنڈی کوتل تک اپنے خیالات اور تدابیر سے نہ صرف آگاہ ہی کرین بلکہ جو کچہہ آجکل ہو رہا ہے اسکی تصویر عام طور پر لوگون کے دلون پر منقش کر کے اونہین بہی اس طرف اوبہارین - اور غفلت کے پردے جو انکے کانون اور آنکہون پر پڑے ہوئے ہین دور کر دین -

دوئم یہ امر بہی لازمی ہے کہ کل بڑے بڑے شہرون مین کمیٹیان اس قسم کی قایم کیجائین جو مصایب کے رفع کرنے اور بہتری اور امن کے قایم کرنیکے عملی وسایل سوچین اور ان عملی وسایل کو نہ صرف ہندوستان مین ہی شایع کرین بلکہ گورنمنٹ انگلشیہ اور دیگر گورنمنٹ ہائے یورپ کو بہی ان سے کما حقہ اطلاع کر کے اپنی بات کے منانے کی کوشش کرین - اور یورپ کو اخراجات و نقصان سے اور خلق اللہ کو ہلاکت سے بچا کر عند اللہ ماجور ہون - اس امر پر کوئی اعتراض نہین ہو سکتا کہ مسلمان کیون اپنے مذہبی معاملات پر غور و فکر کرتے ہین - اور نہ کبہی گورنمنٹ انگریزی کا یہ منشا ہے کہ کسی فریق یا ملت کے مذہبی معاملات مین دست اندازی کرے - جب سچے مسلمان اور راستباز شخص کی ہر جگہہ عزت ہوتی ہے تو کوئی وجہ نہین کہ صاف گو - نیک روش اور صادق البیان والعمل مسلمانون پر گورنمنٹ کسی قسم کا اعتراض کر سکے - اس امر کی شہادت آسانی سے ملسکتی ہے کہ ہمارے راستی اور آزادی پسند فرمانروا خوشامد اور چاپلوسی کرنے والونکو نہ صرف حقیر ہی سمجہتے ہین بلکہ اس قوم کا بہی جس مین ایسے لوگ کثرت سے ہون اعتبار اوٹہہ جاتا ہے -

علاوہ امور متذکرہ بالا کے ہندوستان پر اب لازمی ہے اور ضرورت نے بہی اس بات پر مجبور کر دیا ہے کہ چندہ فوراً جمع کر کے ٹرکی کو بہیجا جائے - فراہمی چندہ مین تساہل کرنا گویا مسلمانان ٹرکی کی ہلاکت مین قطعی اعانت کرنا ہے - قسطنطنیہ کے عیسائی - ٹرکش ایمپائر کے یہودی - مصر کے سوداگر تک تو چندہ کر کے گورنمنٹ کو ضروریات حربیہ کیلئے برگ سبز است تحفۂ درویش کا فخر حاصل کر لین - اور ہم ہندوستان کے مسلمان مسلمان کہلائین اور اپنے بیکس اور مظلوم مسلمان بہائیون کی مصیبت مین انکی امداد سے پہلو تہی کر جائین پہر کس منہہ سے خدا و رسول کے سامنے ہم مسلمانی کا دعوےٰ کر سکینگے -

آپکے اخبار مین چند اصحاب کے نام نامی شایع ہوئے تہے جنہون نے کچہہ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تہا - مگر افسوس ہے کہ نہ تو اب تک روپیہ ہی وصول ہوا اور نہ کوئی وصول شدہ روپیہ کے بہیجنے کی سبیل ہی قایم ہوئی - مین خود بہی منتظر ہون کہ اگر کوئی محفوظ طریقہ روپیہ بہیجنے کا معلوم ہو جائے تو ایک الف ہزار روپیہ فوراً حاضر کر دون چنانچہ اسکی بابت مین نے خط و کتابت بہی شروع کر دی ہے - مگر میری رائے مین فرداً فرداً بہیجنے سے یکجا ایک نہایت ہی معقول رقم کا بہیجنا نہ صرف بہیجنے والون کی عزت کو ہی دوبالا کرتا ہے - بلکہ ضروریات بہی آنے سے پوری ہو سکتی ہین - آخر مین مین دعا کرتا ہون کہ خداوند کریم حضرت خلیفۃ المسلمین کو دشمنون پر فتح و نصرت دے اور انکے اعدا ہمیشہ مقہور و مغضوب رہین - آمین ثم آمین -

آپکا خادم - حکیم امین الدین ایڈووکیٹ قصہ خوانی پشاور -

دہلی ۲۵ - اپریل دوپہر کو کوچہ پنڈت مین ایک ہندو برف والہ کچہہ سفید چیز سبیل کے مٹکے مین ڈالتے ہوئے پکڑا گیا - بعد تحقیقات اسکے پاس سے ایک پڑیا اور بہی برآمد ہوئی - پولس نے دو سو روپیہ کی ضمانت پر رہا کر دیا - مگر حکام بالا نے مزید تحقیقات کا حکم صادر فرمایا ہے - شبہ زہر ہے - آجکل زہر کی بابت بہت غل ہے - بتاریخ ۲۶ - اپریل بیرون اجمیری دروازہ ایک مزدور کو کہودتے ہوئے مبلغ ۲۶ روپیہ بسکہ محمد شاہی اور کسیقدر نقرئی زیور ملا جو آج صاحب ڈپٹی کمشنر کے سامنے ٹون ہال مین پیش ہوا - بعد ملاحظہ حکم داخل خزانہ ہوا -

تار کی خبرین

ایتھنز - ۲۴ - اپریل - یونان کی دھجیان اُڑ گئین - یہان نیم سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے کہ یونانی اب مقام فرسالہ مین بہاگ کر آگئے ہین - اور وہان اپنی فوجین جمع کر رہے ہین - کیونکہ ٹرنادوس اور لاریسا کا خالی کرنا اب اُنہون نے ناگزیر سمجہہ لیا ہے ٭

لنڈن - ۲۴ - اپریل - آدھی رات - ڈیوک آف سپارٹا سب سے پہلے لاریسا چھوڑ کر چلدیئے - اور اسطرح اس بہاگنے کی انسے ابتداء ہوئی ہے (یہ حضرت وہ ہین جو اس لڑائی مین پیش قدمی فرماکر ہیرو بنے تھے - اور میدان کارزار مین تشریف لیگئے تھے - افسوس ہے کہ میدان جنگ مین پہونچنے ہی نہ پائے کہ لاریسا سے ہی بہاگ کہڑے ہوئے - وکیل) ٭

ترکون نے یونانیون کی بڑہتی ہوئی فوج کو ایپی رس مین روک دیا ہے ٭

کریٹ کی حالت - اہل کریٹ اور یونانی کینڈیا کی ناکہ بندی کیئے ہوئے ہین - جنرل چرمسائیڈ نے کمک طلب کی ہے - دو تازہ اٹالین بٹالین اور ایک باٹری توپ خانہ کینیا مین پہنچ گئی ہے ٭

دشمن سے جاملے - قسطنطنیہ سے رپورٹ آئی ہے کہ چار البانین بٹالین نے بغاوت کی اور یونانیون سے جاملین ٭

باغی البنی - جینا مین جو البنی باغی ہین وہ شہر پر حملہ کرنے کی دہمکی دے رہے ہین - اور عیسائیون کی سلامتی معرض خطر مین ہے ٭

ایپی رس مین لڑائی - کل شام کو ایک یونانی بٹالین ۴ گہنٹہ تک ایک زبردست ترکی فوج سے پگاڈیا مین مصروف کارزار رہی - جو آرٹا اور جینیا کے مابین ہے - نتیجہ غیر فیصل رہا - یونانیون کے ۱۵۰ مارے گئے ٭

لنڈن - ۲۵ - اپریل - یونانیون کا بھاگنا - ترکون نے ٹرنادوس پر قبضہ کرلیا - اور لاریسا کے مضافات مین پہونچگئے ہین جسکو یونانی خالی کرکے چلے گئے ہین - مگر جانیسے پہلے قلعہ کی توپون مین میخین ٹھوک گئے اور گولہ بارود لیگئے - یونانیونکی مراجعت بالکل باقاعدہ اور باترتیب تھی - ادھم پاشا کی فتح انکے رسالہ سے منسوب کیگئی ہے ٭

لنڈن - ۲۶ - اپریل - یونانیون کا ساز و سامان چھوڑ کر بھاگ جانا - ترکون نے لاریسا پر قبضہ کرلیا ہے - اور انکا بیان ہے کہ یونانی سامان جنگ چھوڑ کر بہاگ گئے ہین -

ترکون کی فیصل فتح - ۶ دن کی لگاتار لڑائی کے بعد جمعہ کو آخر کار ایک فیصل کن جنگ ہوئی جس کا شام کو یہ نتیجہ ہوا کہ یونانیون کو شکست فاش ہوئی جسکی وجہ زیادہ تر ترکون کا کثیر التعداد ہونا ہے ٭

یونان بھاگتا ہے - ترک آگے بڑھ رہے ہین - اس کے بعد یونانی بہاگ کھڑے ہوئے اور ترک آگے بڑہنے لگے -

دول یوروپ بیچ بچاؤ کرین - سفارتی حلقون مین افواہ ہے کہ اب طاقتین بیچ بچاؤ کرینگی اور جنگ کا خاتمہ کردین گی ٭

کلکتہ - ۲۶ - اپریل - بلگیریا اور جنگ - بلگیریا یونان سے اپنے تعلقات قطع کرنیسے انکاری ہے ٭

بمبئی - ۲۶ - اپریل - ہندوستان کے یونانیون کا ایتھنز کیواسطے روانہ ہونا کئی یونانی جن کا تعلق یہان تجارتی کوٹہیون سے ہے سنیچر کے دن ایتھنز کو روانہ ہوگئے ہین - کہ وہان رجمنٹون مین شامل ہوکر میدان جنگ کو جائین - تجویز تھی کہ یہ روانگی ایک عام جلوس کیصورت مین اداء کی جائے - مگر معقول وجوہات کے باعث اسکی تعمیل نہ کیگئی ٭

لنڈن - ۲۶ - اپریل - جنگ روم و یونان - یونانیون کی شکست جمعہ کو جو جنگ ہوئی وہ مقام ماتی پر ہوئی تھی جو ٹرنوداس سے تین میل جانب شمال ہے - یونانیون کی بہاگ اون کے واسطے پرلہ درجہ کی تباہی خیز اور بربادی انگیز تھی - ترکی رسالہ نے انکا تعاقب کیا اور یونانیون کا بہت کشت و خون ہوا - ریوٹر کے خاص نامہ نگار اور نامہ نگار بال بال بچے -

پگاڈیا (واقعہ پائیرس مین) یونانیون کو سخت زک کا سامنا ہوا - ۵۰۰ جوان زخمی ہوئے اور مارے گئے انمین انگریزی والنٹیر کلیمنٹ ہیرس بھی مارا گیا جو اڈمرل ہیرس کا بھتیجا تہا ٭

لنڈن - ۲۷ - اپریل - انگلینڈ کی خواہش - کل رات ہاؤس آف کامنز (دار العوام) مین مسٹر بالفور نے سر ولیم ہارکورٹ کو جواب دیتے ہوئے بیان کیا کہ گریٹ برٹن کی عین خواہش ہے کہ جس وقت مناسب موقعہ پیش آئے - روم و یونان مین اپنی ثالثی پیش کرے ٭

لنڈن - ۲۶ - اپریل - لفٹننٹ ایلوف جس پر ملکہ معظمہ کی شان مین گستاخی اور ہتک کے کلمات نکالنے کا الزام لگایا گیا تہا - اور جس کا مقدمہ پریٹوریا مین پیش تہا شہادت کے اختلاف کے باعث بری کئے گئے ٭

ایتھنز - ۲۶ - اپریل - ڈیوک آف سپارٹا کی بازطلبی - افواہ ہے کہ ڈیوک آف سپارٹا کو معہ سٹاف کے گورنمنٹ یونان نے واپس بلالیا ہے ٭

لنڈن - ۲۷ - اپریل - فرانس اور بالائے نیل - مسٹر کرزن نے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ یہ رپورٹ صحیح نہین کہ فرانسیسی فوج نے ایک حصہ بحر الغزال پر تصرف کرلیا ہے - اور اسپر اتنا اور اضافہ کیا کہ مصر کو جو دعاوی بالائے نیل کے متعلق تھے انمین سے وہ کسی ایک سے بھی دست بردار نہین ہوا ہے ٭

ایضاً - جنوبی افریقہ کیواسطے توپ خانہ - میدانی توپ خانہ کی تین باٹریون کو اگلے مہینے جنوبی افریقہ جانے کا حکم ملا ہے ٭

لنڈن - ۲۶ - اپریل - شہنشاہ آسٹریا اور زار روس - شہنشاہ فرانس جوزف (والیئے آسٹریا) وائینا سے زار روس کی ملاقات کو سینٹ پیٹرز برگ گئے ہین ٭

بمبئی - ۲۷ - اپریل - عملداری پرتگال سے طاعون کے ہولناک حالات سننے مین آرہے ہین - دمن سے خبر آئی ہے کہ یہان کے گورنر صاحب پر عجیب ہیبت طاری ہے - یہ معہ اعلیٰ افسرون کے محل مین دربند رہتے ہین جب خطوط و مراسلات وغیرہ آتے ہین تو اون کو ایک دست پناہ سے پکڑتے ہین اور اسی طرح پڑہا کرتے ہین - ان کے سیکرٹری انکو پہلے سے ہی کھول دیتے ہین - وبائے طاعون اور قحط نے لوگون کو بری طرح سہما دیا ہے - تاجر گروہ بنیا اور گولا قریباً معدوم ہونے لگا ہے - دوکانین سب بند ہین - پارچہ بافون - نجارون اور درزیون پر بھی سخت مصیبت لاحق ہو رہی ہے جب سے طاعون پھوٹا ہے قریباً نصف مرچکے ہین - برہمن اور حکیم بھی ایک تہائی کے قریب مرگئے ہین - صرف وہ بچے ہین جن کو طاعونی ٹیکا لگایا جاچکا ہے - ہندو مزدور اور مسلمان سخت مصیبت اُٹہا رہے ہین - اور لوگون مین پرلے درجہ کی شورش پھیلی ہوئی ہے ٭

لنڈن - ۲۷ - اپریل - جنگ روم و یونان - ایتھنز مین عام خیال - ایتھنز مین اضطراب اور بے اطمینانی خوفناک درجہ تک پھیلی ہوئی ہے - لوگون کا عام خیال ہے کہ ماتی سے یونانی فوج قبل از وقت پسپا ہوئی - شاہی خاندان کے اراکین کی حالت خطرناک ہے - اخبار سٹنڈرڈ لکھتا ہے کہ تمام خاندان نے موقعہ ضرورت پر شہر چھوڑ کر چلے جانیکا تمام سامان درست کرلیا ہے -

سٹاف پر بزدلی کا الزام - کرنل مولنکی ڈیوک آف سپارٹا کے سٹاف کا نیا سردار مقرر ہوا ہے ڈیوک آف سپارٹا واپس نہین بلائے گئے - مسٹر رالی سرگروہ فریق مخالف کی تحریک پر صرف سٹاف واپس بلایا گیا تہا - مسٹر رالی نے عام خیالات کی رو اپنے حق مین پھیر لی ہے - اور سٹاف پر بزدلی اور نامردی کا الزام لگایا گیا ہے ٭

شام کے دھندلے مین یونانیون کو ماتی سے بہاگنے کا حکم ملا تھا - سخت ہلچل مچگئی - اندہیرے مین یونانی کمپنیون نے پیچھے پہر پہر کر اپنی ہی پیچھے آتی ہوئی فوج پر گولیان برسائین ٭

ایتھنز - ۲۷ - اپریل - آج یہان کسی قدر جوش کم ہے - مجلس وزارت طلب کیگئی ہے - اور بادشاہ مخالف پارٹی کے سرگروہون سے مشورہ کر رہے ہین - جو اس پر مصر ہین کہ پہلا فرض گورنمنٹ کا یہ ہونا چاہیئے - کہ فوج کا انتظام از سر نو درست کیا جائے ٭

لنڈن - ۲۸ - اپریل - ٹرکی فوج کے ساتھ جو ریوٹر کا خاص نامہ نگار تھا وہ اسکی تصدیق کرتا ہے کہ جن

شہرون پر ترک متصرف ہوئے اونہون نے نہایت قابلِ تعریف شائستگی اور امن سے کام لیا اور اونکا چلن نہایت عمدہ رہا +

لاریسہ مین یونانیون کی چوکیان نہایت باوقعت اور زبردست تھین چنانچہ ان چوکیون کو چھوڑکر انکا بھاگ جانا سمجھہ مین نہین آتا سوائے اِس کے کہ یا تو عام ہلچل اور کھلبلی پڑگئی۔ اور یا اتیخفر سے احکام موصول ہونے پر ایسا کیا گیا +

کل رات دارالعوام مین مسٹر کرزن نے بجواب ایک سوال کے بیان کیا کہ دولِ یوروپ اثناء جنگ رمم دیونان مین کریٹ کو بالکل نیوٹرل (الگ و بے تعلق) رکھنا چاہتی ہین +

لنڈن - ۲۶ - اپریل - الڈرسگیٹ سٹیشن پر کل شام کو زیرزمین ریلوے پر ٹرین کی گاڑی اڑگئی ایک شخص مرگیا اور دس زخمی ہوئے کسی شخص نے بم کا گولہ پھینکا تھا جس سے یہ حادثہ پیش آیا +

قسطنطنیہ - ۲۸ - اپریل - جنگ روم ویونان - غازی عثمان پاشا واپس طلب کرلیے گئے ہین +

اتیخفر - ۲۸ - اپریل - ایک پرجوش گروہ نے جس مین زیادہ تر ریزرو سپاہی شامل تھے - اور اِس بنا پر غضبناک ہورہے تھے کہ میدانِ کارزار کو نہین بھیجے گئے تھے - بندوقون کی دوکانین لوٹ لین - اور بارود و اسلحہ لیگئے - اِس کے بعد شاہی محل کے سامنے جمع ہوکر اپنی شکایات پیش کین +

لنڈن - ۲۹ - اپریل - ایاپیرس مین بھی یونانیون کے پیر برابر اکھڑ رہے ہین +

ترکون نے دوسٹینو (جو دو لو سے ۲۰ میل کے قریب جانب مغرب ہی) پر حملہ کیا جن کو یونانیون نے پسپا کیا یوروپ کی طاقتون نے فیصلہ کرلیا ہے کہ وہ تب تک مداخلت نہ کرینگی تاوقتیکہ کرنل وہسو کریٹ سے واپس نہ بلایا جاوے - جو اس امر کی علامت ہوگی کہ یونان متابعت کرے گا +

سینٹ پیٹرزبرگ - ۲۸ - اپریل - کل رات شہنشاہ آسٹریا کو ایک عظیم الشان ضیافت دیگئی زار اور شہنشاہ نے نہایت خوش خلقی سے ایک دوسرے کے جامِ صحت نوش کیئے - اور باہم اتحاد اور یگانگت اور قیامِ امن کے عہد و پیمان کیئے +

لنڈن - ۲۹ - اپریل - جنگ روم ویونان - کل موسیو ہنوٹو نے ترکی سفیر متعینہ پیرس سے ملاقات کی اور ۵ گھنٹہ تک گفتگو ہوتی رہی - اخبار ڈیلی نیوز کو معلوم ہوا ہے کہ موسیو ہنوٹو نے ترکی سفیر کو خبردار کیا ہے کہ اگر ترک آگے بڑہین گے تو فرانس یونان کی حمایت کرے گا -

یونانی وزارت کی شکست یقینی معلوم ہوتی ہے - مگر خاندان شاہی کا معرضِ خطر مین ہونا بھی لاکلام ہے تقریباً ۵ ہزار کے خوفناک گروہ نے اتیخفر کے بیت الوکلاء کو کل شام گھیر لیا - مسٹر رالی نے اِن کے سامنے تقریر کی اور گورنمنٹ پر ملک چھوڑ دینے کا الزام لگایا -

ترکون کی کمک جو تھسلی کو جارہی تھی - ایاپیرس کیطرف پھیر دیگئی ہے +

کلکتہ - ۳۰ - اپریل - کل شہر مین ایک افواہ تھی کہ کولمبو سے ایک تار موصول ہوا ہے کہ جہاز ہندو نامی ۵۰۰ مسافر سمیت چاندبالی پر بالکل غرق ہوگیا - اور غرقاب مسافرون مین بیس یوروپین بھی تھے تحقیقات پر معلوم ہوا کہ جہاز مذکور پندرہ اپریل کو کلکتہ سے رنگون روانہ ہوا تھا کمپنی کے ایجنٹ اِس قسم کی کسی اطلاع یابی سے انکاری ہین - بلکہ انکا بیان ہے کہ جہاز تاریخ مقررہ پر رنگون سے بخیر و عافیت روانہ ہوچکا ہے

اتیخفر - ۲۹ - اپریل - جنگ روم ویونان - وزارت کی موقوفی - موسیو ڈیلیانس اتیخفر دینے سے انکار کرنے پر موقوف کردیئے گئے - اور موسیو رالی کی وزارت قائم ہوئی - ایک اخبار والے نے موسیو رالی سے ملاقات کی - موسیو رالی نے اس سے بیان کیا کہ سب سے پہلا فرض نئی گورنمنٹ کا یہ ہوگا کہ ملک کی جنگی طاقت حد درجہ تک بڑہائی جائے - اور انتظام کیا جائے کہ میدانِ جنگ مین فوج کی عزت قایم رہے +

لنڈن - ۳۰ - اپریل - ترکون نے بلا مزاحمت نرخالا پر قبضہ کرلیا - یونانی فرسالہ کی طرف بھاگ گئے ترکی ہراول اور یونانی سپاہ مین کشت و خون ہوا جو چوکیون پر متعین تھی - اور اسمین کچھ کلام نہین کہ دو لو پر فریقین مین جنگ کا ہونا ناگزیر ہے - جس کی تمام باشندے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے ہین +

ایتھنز - ۳۰ - اپریل یونانی - وزیر صیغہ جنگ اور وزیر معاملات داخلیہ فرسالہ کو فوجی حالت کا اندازہ کرنے کے واسطے جارہے ہین +

ایضاً - کل اور آج ولیسٹینو پر لڑائی ہوتی رہی ہے - جو دو لو اور فرسالہ کے مابین واقعہ ہے یونانیون کا بیان ہے کہ ترک پسپا کردیئے گئے ہین -

ڈیوک آف سپارٹا نئے سٹاف کے ساتھ فوجی کمان پر ہے +

لنڈن - یکم مئی - ایپائرس کے مقام پنٹے پگاڈی پر یونانیون کو شکست ہوئی ہے - آٹھ مین سخت ہلچل اور کھلبلی مچگئی جس کے باعث سب بھاگ گئے ہین +

ترکون نے ریلوے بجنوب فرسالہ پر حملہ کیا ہے - بظاہر انکی یہ غرض معلوم ہوتی ہے کہ دو ستون سے فرسالہ پر جا پڑین جن مین سے ایک ترخالا کیطرف سے اور دوسرا لاریسا کیطرف سے روانہ ہوا ہے -

کل اتیخفر مین ایک نہایت دردناک نظارہ پیش آیا - ڈچز آف سپارٹا ہسپتال سے زخمیون کا معائنہ کرکے پیدل واپس آرہی تھین کہ ایک جم غفیر نے اون پر منہ چڑانا اور مضحکہ اڑانا شروع کیا چنانچہ اون کو مجبوراً لوٹ کر ہسپتال مین پناہ لینی پڑی جسکے بعد انکی گاڑی محل سے آئی جسپر سوار ہوئین اور نہایت جلد بگ ٹٹ گھوڑے پر محل پہونچین (یہ لیفٹیننٹ یونان کی بیوی اور قیصر جرمنی کی ہمشیرہ ہین) اتیخفر کے گرجاؤن مین بھی جب کہ شاہ کی وفاداری کی دعائین پڑہی جارہی تھین لوگون مین برگشتگی اور غضب کا اظہار ہوا +

لنڈن - ۳۰ - اپریل - کل رات دارالعوام مین سر میکائیل ہکس بیچ نے بجٹ پر تقریر کی جس کے دوران مین اونہون نے بیان کیا کہ ہمارا فرض ہی کہ تخمینے ترتیب دیتے وقت اس غبارِ جنگ کا خیال رکھین جو مشرق مین نمودار ہوا ہے - اور جس کی مدت اور وسعت کی نسبت کوئی شخص پیش بینی نہین کرسکتا تخمینہ شدہ خرچ سال رواں ۱۰۷۹۱۰۰۰ پونڈ رکھا گیا ہے - اور محاصل ۱۰۳۳۶۰۰۰ پونڈ - سر میکائیل نے بیان کیا کہ یہ فیصلہ ہوگیا ہے کہ نصف ملین (۱ ملین = ۱۰ لاکھ) پونڈ تخمینہ جات بحری مین اضافہ کیئے جائین اور راس امید کی فوج بڑھادیجائی تاکہ جنوبی افریقہ مین ہم کو برتری حاصل رہے - بقایا اضافہ آئرلینڈ اور سکاٹ لینڈ مین تعلیم - ولایت کے اندر محصولِ ڈاک اور تار کی تخفیف - اور نیز ممالک غیر کی ڈاک کی تخفیف بقدر دو پنس اور نیز جوبلی کی تقریب مین مہمانون کی آؤبھگت اور خاطر تواضع پر صرف ہوگا -

سر ولیم مارکورٹ نے نہایت زور سے جنوبی افریقہ مین گورنمنٹ کی پالیسی جنگ پر بکتہ چینی کی اور مسٹر چیمبرلین پر ایک قومی جنگ کا جوش پھیلانے کا الزام لگایا -

مسٹر چیمبرلین نے بھی نہایت زور سے جواب دیا - اور مغربی افریقہ مین پہل کیے جانیکی قطعی تردید کی اُنہون نے بیان کیا کہ دو لاکھ پونڈ کی معقول طلبی کو تدبیر جنگ قرار دینا نہایت ہی مضحکہ آمیز ہے - حالانکہ ٹرانسوال بمقدور وسعت سے مسلح ہورہا ہے کہ اپنی حفاظت سے بہت کچھ بڑھکر بعید از انصاف سامان کررہا ہے - توپین - بارودیان اور کوہی توپ خانے بکثرت خریدے جارہے ہین - ٹرانسوال کے ساز و سامان جنگی ہمارے مقامی ذرائع کے لحاظ سے بہت ہی غیر مناسب ہین - اور آخر مین یہ اضافہ کیا کہ ایک برگیٹ توپ خانہ - اور ایک مزید بٹالین پیدل اس امید بھی جائے بجز مستقل طور پر وہان رہیگی +

لنڈن - یکم مئی - جنوبی افریقہ کمپنی کے ایک جلسہ مین کل مسٹر چیمبرلین کو حلف دیا گیا - اور انہون نے صاف کہدیا کہ مجکو حملہ جیمسن کے وقوع کی بالکل خبر نہ تھی +

ایضاً - لارڈ میئر کو پرنسس آف ویلز نے لکھا ہے کہ لنڈن کے فقیرون اور محتاجون کو جوبلی کے ہفتہ مین کھانا کھلایا جائے - اور اسی غرض کیواسطے شاہزادی صاحبہ نے ۱۰۰۰ پونڈ چندہ دیا ہے +

لنڈن - ۳۰ - اپریل - لارڈ سالسبری لنڈن واپس آگئے +

مدراس - ۳۰ - اپریل - صوبہ مدراس مین تقریب جوبلی کی تعمیل مین ایک تجویز یہ بھی قرار پائی کہ قحط زدہ اضلاع مین دو روز تک کام نہ لیا جائے اور مزدورون کو مفت مزدوری ملے +

نقشہ میدانِ جنگ اخبار کا حجم زیادہ ہوجانیکی وجہ سے نہین بھیجا گیا تھا ایڈیٹر

(پچھلے ہفتہ کا بقیہ)

اسلامی خبرین

سنٹرل محمڈن ایسوسی ایشن - مدراس نے اپنے ایک جلسہ مین فیصلہ کیا ہے کہ چندہ سے [illegible] پبلی نیشنل پریس جاری کیا جاوے - جسکا منافع مسلمانون کی اعلی تعلیم پر صرف [illegible] یہ بھی قرار پایا تھا کہ آنریبل مولوی شریف خان بہادر - انگلستان مین مسلمانونکی [illegible] جوبلی کی تقریب پر ولایت تشریف لے جائینگے +

امریکہ کے پاس دنیا مین سب سے زیادہ قیمتی بائیسکل ہے - جو ۱۵ پونڈ کی لاگت سے تیار ہے - ۱۶ فیٹ لمبا - ۶ فیٹ چوڑا - اور ۷ فیٹ بلند ہے - انکی پاس ایک برقی [illegible] بھی قیمتی ایک ہو پونڈ ہے +

مدرسہ اعظم مسلمانان سے امسال ۲۳ طلبار امتحان انٹرنس کلکتہ مین شامل ہوئے - [illegible] سے ۱۶ پاس ہوئے +

مدرسہ - مدرسہ کے طلبار نے آپس مین امداد قحط کے واسطے ۱۱۶ روپیہ ۲ مرجمع کئے [illegible] خزانچی امداد قحط کو ارسال کر دیئے گئے ہین +

انگریزی اخبار لکھتا ہے کہ ترکونکی فوجی اسپتال کا انتظام اعلی درجہ کا ہے اور فوج [illegible] ترتیب اور قواعد و شائستگی لاکلام +

مرتا ایدن ریلوے کمپنی نے ۴ فیصدی کا منافع شایع کیا ہے - ہفتہ مختمہ ۲۷ - مارچ مین [illegible] کمپنی کو ۵۴۱۵ پونڈ منافع ہوا - جو سال ماسبق کے اس ہفتہ کے منافع سے بقدر ۱۱۴۶ [illegible] کے زیادہ ہے - ۱۳ ہفتون مختمہ ۲۷ - مارچ کا منافع ۵۸۱۴۱۲ پونڈ ہے - سنہ ۱۸۹۶ء [illegible] ۱۷۶۱۴ پونڈ تھا +

حضرت خلیفۃ المومنین نے ہز اکسلنسی حسین حلمی آفندی گورنر جنرل اوفا کو تمغہ مجیدی اور [illegible] محمد پاشا گورنر جنرل کساوہ کو تمغہ عثمانی عطا فرمایا +

سفیر ایران ہز اکسلنسی مرزا محمد خان اور سفیر خاص ہز اکسلنسی قاسم خان نے جنرل احمد علی [illegible] اور ہمراہیان سفیر ملک کے ساتھ شاہی کارخانہ پارچہ بافی معائنہ فرمایا +

تشنل ایجنسی یروشلم سے ان رپورٹون کی تردید کرتی ہے جو یورپین پریس مین یروشلم [illegible] یت الحرم کے فسادون کے متعلق شایع ہوئی تھین - ہر دو مقامات ہر طرح امن و عافیت ہے +

ایجس مین ترکی فوج اس تفصیل سے ہے :- ۲۷ بٹالین پیدل - ۴ بیڑے سیدانی [illegible] خانہ اور ایک کوہی بٹری - یہ تمام جمعیت دو حصون مین منقسم ہے - ایک جنینا اور دوسرا [illegible] روس مین +

[illegible] یورنو کے شاہی کارخانہ مین جو بے دود بارود تیار ہوا ہے تازہ اخبارات اسکی بہت [illegible] تعریف کر رہے ہین - یہ طاقت اور مفید مطلب ہونے مین یورپ کے تمام کارخانون کے تیار [illegible] شدہ بارودون پر بہت فوقیت رکھتا ہے +

[illegible] دار روس نے وائس اڈمرل حسن پاشا اعلی معمار بحری کو تمغہ سنٹ اینن عطا کیا ہے +

اوڈیسہ مین ترکی ملٹری افسرون کا کمیشن اسقدر کثرت سے گھوڑون کی خریداری مین مصروف ہے کہ جہاز ونکو کافی مزاحمت حسب خریداری نہین مل سکتی باوجودیکہ روسی اور غیر سلطنتون کے جہاز بھی سب ان گھوڑون کو لیجانے مین لگے ہوئے ہین - یکم اپریل تک کی کمشنرون نے ۶ ہزار گھوڑے خرید کئے ہین - جنکی قیمت تیس لاکھ روپیہ سے زیادہ ہے +

امریکہ معظمہ ہز ہائنس شریف عون الرفیق پاشا نے ایک ہزار پونڈ عساکر شاہی کیواسطے عطا کیا

عثمانی علاقجات ایشیا مین اس مرتبہ فصل کی عمدہ ہونے کے تمام آثار موجود ہین اور امید ہے کہ پیداوار کی کثرت اوسط سے بہت زیادہ ہوگی +

لنڈن کی عمر خیام کلب کے ممبرون نے ۲۵ - مارچ کو جوڈنز لارڈ ولز لے کو دیا تھا - اس مین سر جارج رابرٹسن نے اپنی دوران تقریر مین بہت تعریف کی کہ چترال کے قیام مین مجھکو عمر خیام کے مطالعہ سے بے اندازہ لطف و حظ حاصل ہوا تھا +

پچھلے مہینہ تبریز مین ایک سخت شورش برپا ہوئی - روسی سفارت خانہ نگار، ایک ارمنی ملازم جو چند ایرانی مستورات کے ساتھ گستاخی سے پیش آیا تھا - ارمنیون کی دوکانین لوٹ لی گئین - اور ۴ ارمینونکو فسادین سخت ضربین آئین - پہلے تو روسی سفیر نے اس ارمنی کو حوالہ کرنے سے انکار کیا مگر آخر کار حوالہ کر دیا +

زنگبار اور پمبا مین غلامی اب بالکل مسدود ہوگئی - بردہ فروشی (نہ کہ غلام داری) اس سے قبل ہی چند سال ہوئے روکی جا چکی ہے - مگر اب اسکی ساتھ ہی غلام داری بھی قانوناً فسخ ہوگئی - معاوضہ کا روپیہ زنگبار گورنمنٹ ادا کریگی اور اگر زیادہ ضرورت پیش آئی تو انگلستان نے بھی امداد کا وعدہ کیا ہے - ریوٹر کا ایجنٹ لکھتا ہے کہ اندیشہ ہے کہ اس قانون کے اجراء کے باعث امسال لونگون کی فصل بہت کم چنی جائیگی +

مشہور محب وطن مصری مصطفے آفندی کامل شروع اپریل مین مصر سے پہر یورپ کو روانہ ہو کر سب سے پہلے ہنگری کے صدر مقام بوداپست مین پہونچا - ہنگرین پارلیمنٹ کا وزیر اعظم - سلطنت علیہ عثمانیہ کا خیر خواہ اور مصطفے آفندی کا بہت دوست ہے - بوڈاسے آفندی موصوف وانیا اور برلن وغیرہ کو روانہ ہوگئے اوکی سیاحت کا مدعا اب بھی یہی ہے کہ مصر کو بیگانونکی غلامی سے آزاد کرایا جاوے +

عساکر شاہانہ عثمانیہ کی امداد کے لئے مصر مین (ہمہ) چندہ کی کارروائی بدستور پوری سرگرمی سے جاری ہے - ۴ - اپریل کو قاہرہ کی صدر کمیٹی کا فنڈ ۷۳۵۲ پونڈ ہوا - انمین سے ۱۲۶۶ پونڈ انجمن خواتین نے جمع کئے تھے - کمیٹی کے قایم ہونے سے پہلے بھی کئی ہزار پونڈ اکٹھا علی ہم مصری فرداً فرداً براہ راست آستانہ علیہ کو روانہ کر چکے ہین - ۵ - اپریل کو فنڈ مذکور کی بیزان ۲۹۰۱۳ پونڈ اور ۹ - اپریل کو ۳۳۶۹۰ پونڈ مصری ہوگئی جنمین سے ۱۴۰۶ پونڈ انجمن بیگمات نے جمع کئے - مصریونکی حمیت اور سرگرمی کو دیکھکر ٹیونس اور ٹریپولی کے مسلمانون نے بھی عساکر عثمانیہ کے لئے اور شام و فلسطین کے مسلمانون نے جنپر بھی چندہ دینا فرض تھا - عام امداد کے لئے چندہ جمع کرنا شروع کر دیا ہے +

قسطنطنیہ کے شامی تجارنے دمشق کی جامع امویہ کی مرمت کے لئے دو ہزار پونڈ چندہ امالی دمشق کو روانہ کیا ہے +

قسطنطنیہ مین عساکر عثمانیہ کے چندہ کی مقدار ۷ - اپریل تک تین لاکھ پونڈ ترکی تک پہونچگئی +

اٹلی سے جو لوگ یونان کی امداد کے لئے مجاہدین بنکر گئے تھے - وہ سخت ناراض اور شکستہ دل ہوکر واپس چلے گئے ہین - یونان کے وزیر صیغہ جنگ نے اونکو اسلحہ اور وردی دینے سے انکار کر دیا +

وزیری جنمین پچھلی ایام سے کچھ شورش کے آثار ہویدا ہونے لگے ہین - پٹھان قوم سے ہین - تعداد مین ۴۵۰۰۰ مرد جنگجو - اور ڈیرہ جات سرحد کی پہاڑیونمین تہل واقع میران زئی سے درہ گومل تک آباد ہین - یہ پانچ شاخون مین منقسم ہین - جو اپنے محل وقوع کے باعث اسطرح ہین - (۱) محسود وزیری (۲) تمان زئی (۳) احمد زئی (۴) غرباز اور (۵) لای - اول الذکر تین کے ساتھ انگریزونکو سابقہ پڑا ہے - اور انمین محسود وزیری سب سے بڑھکر بادقعت ہین - انکی تین شاخین ہین (۱) علی زئی جنکی تعداد ۶۰۰۰ ہے مرد جنگجو ہین (۲) بہلولزئی تعداد مین پانچ ہزار - اور (۳) شامل خیل ۲ ہزار سے زاید - یہ لوگ سلیمان پہاڑیون مابین توخی اور گومل دریاون مین رہتے ہین +

ہندوستان کی خبریں

پونہ کے طاعونی ہسپتال میں اگلے دن ایک نہایت افسوسناک واقعہ پیش آیا۔ ایک دیسی کرسٹان مریض کو شفایاب بتلا کر ہسپتال سے خارج کیا گیا۔ مگر قبل ہسپتال چھوڑنے کے حسب قواعد اس کا کسی دافع تعدی مرکب سے نہانا ضروری تھا۔ چنانچہ اس کی تعمیل اس طرح کی گئی۔ کہ ہسپتال کے ایک اسسٹنٹ کو اس کرسٹان کے نہلانے کا حکم دیا گیا۔ جس نے بیچارہ تازہ شفایاب مریض کے سر پر خالص گندھک کا تیزاب معقول مقدار میں ڈالدیا۔ جس سے اسکی تمام جلد جل گئی۔ اور چند گھنٹہ ہی میں راہی عدم ہوا +

سر بدیال و پریتم داس متعلقین اخبار ہمدرد ہند لاہور جو مقدمہ ازالہ حیثیت عرفی مہاراجہ جموں و کشمیر بنام ہمدرد ہند میں سزایاب ہوئے تھے۔ صاحب ڈویژنل جج لاہور کی عدالت سے اپیل میں بری کئے گئے +

جتوگ میں کمسریٹ کے ذخیرہ گھاس کو آگ لگ گئی۔ کوئی دو ہزار روپیہ کا چارہ جل گیا۔ تحقیقات ہو رہی ہے +

خبر ہے کہ مہامری جو گوالیار میں پھوٹی تھی دور ہو گئی ہے +

۱۹۔ اپریل کو پشاور میں بجلی گری دو آدمی اور دو ہاتھی امیر صاحب کے مر گئے +

کلکتہ کے جنرل پوسٹ آفس کا گھنٹہ گھر ۱۱ ہزار کے خرچ سے تیار ہو گیا ہے +

سیبی میں مسافران ریل میں ایک واردات طاعون کی دریافت ہوئی ہے۔ اور اس باعث سے شہر میں بہت جوش پھیلا ہوا ہے +

نیلگری ریلوے امید ہے کہ اسی سال کونور تک آمد و رفت کیواسطے کھلجائیگی +

کلکتہ کے مارواڑی حضور ملکہ معظمہ کی تقریب جوبلی کی تعمیل اس طرح کرینگے۔ کہ اسروز خیرات تقسیم کرینگے دعائیں مانگی جائینگی اور ایک ایڈریس ملکہ معظمہ کیخدمت میں بھیجا جائیگا +

سکھر سے ایک طاعون زدہ ہندو ڈیرہ غازیخان آیا۔ مگر اس کے عزیزوں نے ایک مہینہ تک اسے چھپا رکھا آخر کار صاحب ڈپٹی کمشنر کو حال معلوم ہوا اور جس شخص نے مریض کو چھپایا تھا اس کو ایک ماہ قید اور پچاس روپیہ جرمانہ کی سزا ملی +

ملتان کے میلہ سخی سرور میں بھی لاہور کے شالامار کے میلہ کی طرح ہندو بالکل شریک نہیں ہوئے +

چند روز ہوئے مسٹر سپنسر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و وائس پریزیڈنٹ میونسپلٹی ڈیرہ غازیخان ایک تنازعہ کے متعلق ایک مقام پر گئے۔ وہاں انکے کتے نے ایک ہندو کی بلی ماردی۔ چنانچہ ہندوؤں نے چندہ کر کے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب پر دعوے کیا۔ اور عدالت نے ایک روپیہ انسے مستغیث کو دلوا کر ان کی مخلصی کی +

۱۶۔ ماہ گذشتہ کو جمعہ کے دن پشاور کی ایک مسجد میں شام کو جب مسلمان نماز سے فارغ ہوئے تو ان کو کچھ مٹھائی رکھی ہوئی ملی۔ چونکہ اس قسم کی مٹھائیوں کی خبریں یہاں پہنچ گئی تھیں۔ کسی نے اس کو نہیں کھایا بلکہ دفن کروا دیا۔ تھوڑی سی مٹھائی شفاخانہ میں امتحان کیواسطے بھیجی گئی ابھی تک نتیجہ نہیں معلوم ہوا +

پشاور میں خانہ بخانہ معائنہ شروع ہو گیا ہے جس سے لوگوں کو عام تکلیف ہو رہی ہے خصوصاً مسلمانوں کو بباعث پردہ کے۔ لوگ چندہ کر رہے ہیں اور مجلسیں منعقد ہو رہی ہیں۔ کہ گورنمنٹ کی خدمت میں اس طاعونی قانون کی سختی کی شکایت کی جائے اور اسکی ترمیم اور ضروری اصلاح کی درخواست +

پشاور میں غلہ گندم پونے چھ سیر روپیہ کا بک رہا ہے +

دسویں فہرست جو پنجاب فیمن ریلیف فنڈ کو موصول ہوئی ہے معہ سنٹرل کمیٹی کے عطیات کے اسمیں ۵۷۷۶۲۵ روپیہ درج ہیں +

جڈیشل کمشنر اودھ نے لالہ سدھیشر نرائن ڈپٹی کلکٹر سیتاپور کی اپیل نامنظور کی اور سزائے قید تین سال و جرمانہ ۲۵۰۰ بحال رکھی +

بمبئی میونسپل کارپوریشن ۵۰ لاکھ روپیہ بمبئی کی از سر نو تعمیر کیواسطے قرض لینے والی ہے +

بمبئی کے مشہور سویلین مسٹر ایس ٹاگور عنقریب پنشن لینے والے ہیں۔ ہندوستانیوں میں یہ سب سے پہلے سویلین میں شامل ہوئے تھے۔ اور سب سے پہلے ہندوستانی سویلین ہیں جو اس طرح اپنے عہدہ کے فرائض سرانجام کر کے سرکار کی خدمات سے سبکدوش ہونگے +

صاحب سیکرٹری آف سٹیٹ کچھ عرصہ سے بنگال میں زنانہ ہاسپٹل اسسٹنٹوں کی تعلیم پر غور کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے ضروری آگاہی طلب کی ہے +

بلگام سے خبر موصول ہوئی ہے کہ شہر میں ہیضہ پھوٹنے کا بہت خوف ہے۔ شہر کے جنوب اور جنوب مشرق میں مرض پھیلا ہوا ہے۔ شہر بلگام اور صدر بازار میں بھی کئی وارداتیں پیش آئی ہیں +

ہندوستان میں ترسیل پارسل کے متعلق نئے قواعد عنقریب شائع ہونیوالے ہیں +

۲۹۔ اپریل کو پشاور کے ہندوؤں نے ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں ٹکنیکل مجوزہ انسٹیٹیوٹ بتقریب یادگار کے متعلق تجاویز پر غور کیا گیا +

کچھ مانڈوی سے بھی سخت طاعون پھوٹنے کی خبر موصول ہوئی ہے۔ راؤ صاحب کچھ اور بمبئی گورنمنٹ کی توجہ اس طرف مبذول ہو رہی ہے۔ گو یہاں کی آبادی صرف ۲۵ ہزار ہے ۷۰۔۸۰ اموات روز ہوتی ہیں۔ بلکہ پچھلے ہفتہ منگل کو ۱۰۰ تک اور بدھ کو ۸۴ تک پہنچ گئی تھی۔ ڈاکٹر اومسن اسکے انسداد کی تدابیر کا انتظام کرنیکے واسطے بھیجے گئے ہیں +

سکھر سے خبر آئی ہے کہ محکمہ ریلوے کا تنخواہ بانٹنے والا کلرک ایک ٹھیلہ پر حلقہ کے پلیٹ لگانیوالے کیساتھ ۱۸ روپیہ جبکہ باگا ٹولہ اور لاکی کے مابین لین پر تنخواہ بانٹ رہا تھا۔ اسپر ڈاکوؤں نے حملہ کیا۔ اور قریباً ۱۳ سو روپیہ لے کر چلدیا کلرک بال بال بچا۔ اور پلیٹ لگانیوالے کو اسقدر سخت ضربیں آئیں کہ بیہوش پڑا رہا +

پچھلے ہفتہ ایک انگریزی افسر کپتان پالٹی فورٹ ولیم کلکتہ میں سکتہ سے دفعتاً مر گئے +

برما میں پچھلے ہفتہ پردم سے رنگون کو جاتی ہوئی ٹرین پر ایک حادثہ پیش آیا۔ رنگون سے ۷۹ میل کے فاصلہ پر ایک صدمہ محسوس ہوا جس سے انجن اور ۶ گاڑیاں پٹری سے اتر گئیں۔ ڈرائیور۔ فائرمین۔ اور تیل والے بال بال صرف ایک تیسری درجہ کے مسافر کو چوٹ آئی۔ اسمیں شک نہیں کہ مسافروں کا بچا رہنا تعجب خیز ہے۔ پٹری کے نیچے جو فش پلیٹ ہوتی ہے وہ ایک مقام پر سے ہٹائی گئی تھی۔ اور یہی باعث اس حادثہ کا تھا +

بمبئی کے سنی مسلمانوں نے گرانٹ روڈ کے قبرستان بند کئے جانے کے خلاف نہ صرف گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل ارسال کیا ہے۔ بلکہ ایک وکیل کی معرفت میونسپلٹی کو نوٹس بھی دیا ہے۔ اور واضح کیا ہے۔ کہ ابھی قبرستان میں بہت زمین قابل استعمال تدفین باقی ہے +

مسلمانان بمبئی نے ایک عقیدتمندی اور جوش وفاداری سے بھرے ہوئے اڈریس کا مسودہ جشن جوبلی کی تقریب پر حضور ملکہ معظمہ کیخدمت میں پیش کرنے کیواسطے تیار کیا ہے +

ہفتہ مختتمہ ۲۸۔ اپریل میں بنگال میں ۶۷۸۴۷۶ آدمیوں کو امداد قحط مل رہی تھی۔ ہفتہ ماسبق یہ تعداد صرف ۶۵۴۶۱۲ تھی۔ بہار کی امداد قحط کیواسطے لوکل گورنمنٹ نے گورنمنٹ ہندوستان سے افسر طلب کئے ہیں +

گذشتہ ہفتہ سر انٹنی میکڈانل لفٹنٹ گورنر ممالک شمال مغربی کی سرسید سے علیگڈھ میں ملاقات کرنے کی ایک غرض یہ بھی تھی۔ کہ قواعد متعلق طاعون پر ان سے مشورہ کیا جائے۔ اور ایک ایسے شخص کی رائے لی جائے مسلمانوں کے خیالات کا مستند واقف کار ہے۔ بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ اخبار پاؤنیر لکھتا ہے کہ قبلہ سرسید نے سابق قواعد طاعون کی نسبت قطعی نارضامندی کا اظہار کیا جو گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی نے شائع کئے تھے۔ مگر جو اس امر کے معلوم ہونے پر کہ لوگوں میں سخت بے اطمینانی اور اضطراب پھیلا ہے واپس لے لئے گئے تھے۔ وہی اخبار لکھتا ہے کہ سرسید نے نئے قواعد پسند کئے۔ مگر اسبارہ میں مسلمانوں کے خیالات کو مدنظر رکھکر یہ بھی فرمایا کہ کسی ایسی حرکت کا ارتکاب سخت خلاف مصلحت اور خطرناک ہوگا جس سے مسلمانوں کے طریق پردہ میں کسی قسم کی مزاحمت لاحق ہو +

حال میں ہندوستان کی انگریزی فوج کے دو گوروں نے خودکشی سے جان دیدی ایک چھاؤنی مہو میں ہسپتال میں زیر علاج تھا۔ کہ دیوار سے کود کر مر گیا۔ اور دوسرے نے سمبلپور میں پہرہ دیتے ہوئے اپنے گولی ماری +

روز بازار پریس امرتسر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار و سپرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا۔